ماہنامہ نعت لاہور
حقیر فاروقی کی نعت

جلد ۱۳ فروری ۱۹۹۹ شمارہ ۲

حفیظ فاروقی کی نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی:
چوہدری رفیق احمد باجوہ
ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹرز
شہناز کوثر
اظہر محمود

منیجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر: جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید: بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

حافظ فتح محمد حقیر فاروقی حنفی قادری چشتی نظامی فخری نیازی دہلوی کا مجموعۂ نعت "نسیمِ گلشنِ نعت" معروف بہ "دیوانِ حقیر" خادم التعلیم سٹیم پریس، لاہور سے ۱۳۲۲ھ میں طبع ہوا۔ ۲۵۶ صفحات کی اس کتاب میں غزل کی ہیئت میں ۶ حمدیں، ۱۱۲ اردو اور ۲ فارسی نعتیں، ۲۲ مناقب اور ۲ نظمیں ہیں۔ آخر میں ایک نعت "ریختی" میں بھی ہے۔ عطّار اور حسن دہلوی کے مطلعوں پر دو حمدیہ مسدّس، دو نعتیہ مسدس اور ایک مسدس در منقبتِ غوثِ اعظمؒ بھی شاملِ کتاب ہے۔ مسدّس ہی کی صورت میں قدسی کی مشہور نعت پر ایک تضمین کے علاوہ سعدی، جامی، قدسی، تراب، عبید، حسن، خسرو، مخدوم، گویا، مذاق، لطیف، لطف، صوفی، ظفر، فیض، شہیدی اور عبدالحق محدث دہلوی کی نعتوں اور کافی کی کئی نعتوں پر تضمین بصورتِ تخمیس بھی ہے۔ پانچ قطعہ ہائے تاریخ اشاعت بھی تتمّہ کے طور پر شامل ہیں۔

"دیوانِ حقیر" کا ایک انتخاب نذرِ قارئینِ "نعت" ہے۔

حمدِ کبریا جلّ وعلا

بشر کی تاب کیا، دعویٰ کرے جو حمدِ یزداں کا
کہ ہے وہ حیّ و قیّوم اور خالق جنّ و انساں کا

وہی ہر شے پہ قادر ہے، نہیں اس کا کوئی ہمسر
وہ جو چاہے کرے، مضموں ہے یہ آیاتِ قرآں کا

جہاں سے کر دیا نمرود کو نابود اک دم میں
مٹایا یک قلم نام و نشاں فرعون و ہاماں کا

شفیعِ روزِ محشر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بنایا اُمّتی ہم کو
کیا ہے مستحق ہم کو اُسی نے باغِ رضواں کا

نکیرین آ کے سائل ہوں گے جس دم مجھ سے مرقد میں
کہوں گا اُمّتِ احمدؐ ہوں میں، بندہ ہوں رحماں کا

رہِ حمدِ خدا طے ہو سکے کس طرح انساں سے
کہ اس جا مَا عَرَفْنَا قول ہے شاہِ رسولاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

حمدِ کبریا جلّ وعلا

تُو ہے خدائے اِنس و جاں، تیرے سوا کوئی نہیں
تو نے بنایا سب جہاں، تیرے سوا کوئی نہیں

سب کا تو ہی ہے کارساز، نام ہے تیرا بے نیاز
ہے تو ہی مُونس بے کساں، تیرے سوا کوئی نہیں

حمد کرے تری ادا، کیا ہے بشر کا حوصلہ
کہتا ہوں مَیں یہ ہر زماں، تیرے سوا کوئی نہیں

لے کے زمیں سے تا سما، تیرا ہی سب ظہور ہے
کہتے ہیں جُملہ عارفاں، تیرے سوا کوئی نہیں

ہیں جو غریب و بیکس و عاجز و خستہ، ناتواں
سب کا تُو ہی ہے مہرباں، تیرے سوا کوئی نہیں

حُور و ملک اور اِنس و جاں، تیرا ہی بھر رہے ہیں دم
رکھتے ہیں سب یہ بر زباں "تیرے سوا کوئی نہیں"

ہے تو ہی قادر و قدیر، کہتا ہے بس یہی حقیر
سب سے بڑی ہے تیری شاں، تیرے سوا کوئی نہیں

یا رب

بہت گھبرا گیا ہندوستاں سے دل مرا یا رب
تمنّا ہے مدینے میں ملے رہنے کو جا یا رب

ستاتی ہے بہت اب فرقتِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) یا رب
دکھا دے مجھ کو دیدارِ رسُولِ مجتبیٰ (ﷺ) یا رب

کروں فریاد جا کر کس سے مَیں تیرے سوا یا رب
کرم کر مجھ پر اپنا از برائے مُصطفیٰ (ﷺ) یا رب

اگرچہ ہُوں میں عاصی، تیری رحمت کا وسیلہ ہے
محمد (ﷺ) کی شفاعت کا ہے مجھ کو آسرا یا رب

گناہوں کے سبب رُسوا نہ کرنا حشر میں مجھ کو
مری بخشش ہو بہرِ شافعِ روزِ جزا (ﷺ) یا رب

یہی ہے آرزو میری، بناؤں تاج سر اُس کو
کہیں مجھ کو جو مل جائے نبی (ﷺ) کا نقشِ پا یا رب

بہت ہے بے کلی مجھ کو بیادِ گلشنِ طیبہ
کہیں جلدی سے میرے غنچۂ دل کو کھلا یا رب

یا اللہ (جلّ جلالک)

مجھے کر بادۂ توحید سے سرشار یا اللہ
شرابِ شرک و بدعت سے رہوں بیزار یا اللہ

خداوندا! مجھے مدہوش رکھ اپنی محبّت میں
بھلا دے میرے دل سے الفتِ اغیار یا اللہ

الٰہی! کر منوّر میرے دل کو نورِ عرفاں سے
مِرے سینے کو کر گنجینۂ اسرار یا اللہ

مَیں عاجز اور تُو قادر، مَیں ہوں محتاج اور غنی تُو ہے
مَیں ہوں معذور اور مجبور، تو مختار یا اللہ

کٹی سب عمر غفلت میں، نہ کچھ تیری عبادت کی
گئی برباد میری زندگی بے کار یا اللہ

کہا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تُو نے قرآں میں
تُو خود سچّا ہے اور سچّا ترا اقرار یا اللہ

ذلیل و خوار و رُسوا مجھ کو مت کیجو قیامت میں
سمجھتا ہوں تجھے ستّار اور غفّار یا اللہ

مِرا دیواں ترے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعتِ مبارک میں!
پسندِ طبعِ عالم ہوں مِرے اشعار یا اللہ

حمد و نعت

قلم حمدِ خُدا میں جبکہ گوہر بار ہوتا ہے
ہر اک مصرع مِرا سِلکِ دُرِ شہوار ہوتا ہے

وہی ہے وحدۂ حقّا شریک اس کا نہیں کوئی
یہ مضموں آیتِ قرآں سے صاف اظہار ہوتا ہے

نہیں ہم قائلِ تثلیث، یکتائی پہ مائل ہیں
وہ مُشرک ہے جسے توحید سے انکار ہوتا ہے

مِری رحمت سے ناامید مت ہو، اے گنہگارو!
یہ ارشادِ جنابِ ایزدِ غفّار ہوتا ہے

برستی ہے وہاں چاروں طرف سے رحمتِ باری
جہاں وصفِ جنابِ احمدِ مختار (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتا ہے

یہ ہے صَلِّ عَلٰی پڑھنے کا موقع اے مسلمانو!
یہاں ذکرِ جنابِ سیّدِ ابرار (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتا ہے

خدا حامی ہے میرا اور معیں ہیں سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
ستانے سے ترے کیا گنبدِ دوّار ہوتا ہے

نہ ہوں شاد اہلِ عصیاں کیوں زبانِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
قیامت میں شفاعت کے لیے اقرار ہوتا ہے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

نورِ یزداں سے ہُوا نُور ہویدا تیرا
خالقِ ارض و سما ہو گیا شیدا تیرا

جب ہُوئی تیری ولادت، ہُوئی شُہرت ہر سُو
فرش سے عرش تلک ہو گیا چرچا تیرا

شافعِ روزِ جزا تیرے سوا کوئی نہیں
ہے گُنہگاروں کو محشر میں بھروسا تیرا

تا قیامت نہ کبھی ہوتی خطا اُن کی معاف
واسطہ دیتے نہ گر آدمؑ و حواؑ تیرا

شبِ معراج کو افلاک پہ سب حُور و ملک
بول اُٹھے صَلِّ عَلیٰ، دیکھ کے چہرہ تیرا

کلکِ قُدرت نے جو تصویر بنائی تیری
خود مُصوّر کو پسند آ گیا نقشہ تیرا

اپنا محبوب کیا خالقِ اکبر نے تجھے
ساری مخلوق سے برتر کیا رُتبہ تیرا

ذاتِ مطلق کے سوا تھا نہ کسی کا بھی ظہور
پیشتر سب سے مگر نور تھا پیدا تیرا

طُور پر پہنچا کوئی، چرخِ چہارم پہ کوئی
قابَ قوسین تک اقبال ہے چمکا تیرا

مُصحفِ عارضِ انور کا جو شیدا ہُوں میں
میری آنکھوں میں بسا ہے رُخِ زیبا تیرا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

جائیں تمہارے در سے کہاں یا رسول (ﷺ) ہم
طیبہ کی اب گدائی کریں گے قبول ہم

نعتِ رسول (ﷺ) کرتے ہیں تحریر آج کل
کرتے کچھ اور تو نہیں کارِ فضول ہم

یا رب! جمالِ سرورِ عالم (ﷺ) ہمیں دکھا
کب تک رہیں گے ہجر میں اُن کے ملول ہم

اُمّید ہے خدا کے کرم سے بروزِ حشر
حضرت (ﷺ) کے مدح خوانوں میں ہوں گے شمُول ہم

سُرمہ بنائیں شوق سے آنکھوں کا یا نبی (ﷺ)
پائیں تمہارے کوچے کی گر خاک دُھول ہم

کوثر کا جام خلد میں ہم لیں گے روزِ حشر
انعام نعتِ حق سے کریں گے وصول ہم

محشر میں بخشوائیں گے خالق سے جو ہمیں
احساں یہ ان کا جائیں گے کس طرح بھول ہم

کیونکر حقیر بھیجیں نہ اُن پر سدا درود
جن کے سبب ہیں درگہِ حق میں قبول ہم

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

ازل کے روز سے احمد (ﷺ) حبیبِ کبریا ٹھہرے
شفیعِ اُمتّاں ٹھہرے، شہِ روزِ جزا ٹھہرے

سفینہ پار ہو جائے گا میرا بحرِ عصیاں سے
خدا کے فضل سے احمد نبی (ﷺ) جب ناخدا ٹھہرے

ثنائے زلف ہے والّیل، قرآں سے ہُوا ثابت
نہ کیونکر روئے حضرت (ﷺ) آفتابِ والضّحیٰ ٹھہرے

لقب ہے آپ کا یٰسٓ و طٰہٰ اور مُزّمّلؐ
تمامی خلق کے سردار ختمُ الانبیا (ﷺ) ٹھہرے

مسیحاؑ کو ملی رہنے کو جا چرخِ چہارُم پر
شبِ معراج میں عرشِ بریں پر مُصطفیٰ (ﷺ) ٹھہرے

انھی کے نور سے کونین کو حق نے کیا پیدا
محمد (ﷺ) باعثِ دیں، مُوجبِ ارض و سما ٹھہرے

نبی (ﷺ) کے سایۂ دیوار کے جو خُو گرفتہ ہیں
تو اُن کے دل میں کیونکر خواہشِ ظلّ ہُما ٹھہرے

کریں کس واسطے ہم جستجو کُحلُ الجواہر کی
ہماری آنکھ کا سُرمہ جب اُن کی خاکِ پا ٹھہرے

بچانا یا الٰہی! گرمئ خُورشیدِ محشر سے
حقیرِ بے نوا زیرِ لوائے مُصطفیٰ (ﷺ) ٹھہرے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کب وہ انساں ہے، نہیں جس کو محبّت تیری
دل وہ برباد ہو، جس میں ہو عداوت تیری

بخت بیدار ہُوا اس کا، کِھلا غُنچۂ دل
یا نبی (ﷺ) جس کو ہوئی خواب میں رویت تیری

بخشے جائیں گے گنہ گار بروزِ محشر
ہر بشارت ہمیں دیتی ہے شَفاعت تیری

یہ شجر بھیجتا تھا تجھ پہ درود اور سلام
دی حجر نے بھی نُبُوّت پہ شہادت تیری

انبیاؑ جملہ اُولُوالعزم ہیں، شک اس میں نہیں
سب سے کی حق نے فزُوں عزّت و عظمت تیری

جا بجا بج گیا توحیدِ خُدا کا ڈنکا
جب کہ ظاہر ہوئی عالم میں نُبُوّت تیری

مُصحفِ پاک میں رحمت سے خدا نے بخشا
خیرِ اُمّت کا لقب ہم کو، بدولت تیری

رنج میں، درود و مصیبت میں، الم میں، غم میں
ہے بہرحال مرے حال پہ شفقت تیری

نعتِ محبوبِ خُدا علیہ التحیۃ والثنا

نعت جب لکھوں مَیں لے کر قلم آناً فاناً
کر دیں امداد جو شاہِ اُمم (ﷺ) آناً فاناً

نعت پڑھتے ہُوئے ہستی سے ہمارا ہو سفر
سہل ہو جائے گی راہِ عدم آناً فاناً

جبکہ آدمؑ نے شہِ دیں (ﷺ) کا وسیلہ ڈھونڈا
دُور اُن سے ہُوئے رنج و الم آناً فاناً

شاہِ لولاک (ﷺ) اشارہ جو طلب کا فرمائیں
سر کے بل پہنچیں مدینے میں ہم آناً فاناً

سنگ وہ موم ہُوا، دیکھو یہ اعجازِ نبی (ﷺ)
رکھ دیا آپؐ نے جس پر قدم آناً فاناً

"یا رسولِ عربی (ﷺ)" دَیر میں جا کر جو کہوں
بول اُٹھیں صَلِّ عَلیٰ سب صنم آناً فاناً

نامِ حضرت (ﷺ) جو لیا، ہو گئی فرحت حاصل
ہو گیا دُور مرے دل سے غم آناً فاناً

اے خداوندِ جہاں! ہے یہ تمنّائے حقیرؔ
یادِ احمد (ﷺ) میں نکل جائے دم آناً فاناً

نعتِ محبوبِ خُدا علیہ التحیۃ والثنا

ادا کب وصف ہو مجھ سے رسُولِ جنّ و انساں کا
محمد مصطفیٰ (ﷺ) لاریب ہے موصوف یزداں کا

کیا ہے باعثِ تخلیقِ مخلوق اُس کو خالق نے
سب اُس کے نور سے ہیں، اور وہ ہے نُورِ سُبحاں کا

فزوں تر گُل سے مَیں سمجھوں، کروں پنہاں رگِ جاں میں
جو مجھ کو خار مل جائے مدینے کے بیاباں کا

کریں گے ہمسری کیا رُوئے تابانِ محمد (ﷺ) سے
ذرا دیکھوں تو مُنہ خُورشید کا، رُخ ماہِ تاباں کا

لکھی ہے مدح میں نے عمر بھر ختمِ رسالت (ﷺ) کی
نہیں بیکار مصرع کوئی ہرگز میرے دیواں کا

قلم میرا نہ ہو کیوں ابرِ گوہر بار سے بہتر
جو ہر دم وصف لکھتا ہے نبی (ﷺ) کے دُرِّ دنداں کا

پڑھوں گا نعتِ احمد (ﷺ) حشر میں پیشِ خدا جس دم
کھُلے گا رحمتِ خالق سے مُجھ پر باب غُفراں کا

مثالِ آئنہ روشن ہے سینہ ذکرِ حضرت (ﷺ) سے
تصوُّر ہے مرے دل میں نبی (ﷺ) کے رُوئے تاباں کا

الٰہی! جیتے جی مجھ کو دکھا دے روضۂ رضواں
مجھے زائر بنا دے درگہِ شاہِ رسولاں (ﷺ) کا

ہماری زندگی ذکرِ لبِ جاں بخشِ حضرت (ﷺ) سے
ہے بے جا، گر تصوُّر دل میں گزرے آبِ حیواں کا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

خدا کے فضل سے حضرتؐ کے مدّاحوں میں شامل ہُوں
ثنائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مَیں نہیں اک لحظہ غافل ہُوں

گنہگاروں سے محشر میں کہے گی رحمتِ یزداں
نہ گھبراؤ بلطفِ ایزدی مَیں تم پہ نازل ہوں

زبانِ شافعِ روزِ جزا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یُوں دُرفشاں ہو گی
تمہاری مغفرت کے واسطے مَیں حق سے سائل ہوں

بُلا لے اے گُلِ باغِ رسالت مجھ کو طیبہ میں
جُدائی میں تری نالہ کناں شکلِ عنادِل ہوں

خدا سے یہ دعا ہے، میری طیبہ میں سکونت ہو
نہ مجھ کو خُلد کی خواہش، نہ میں حُوروں پہ مائل ہوں

ہمیشہ رحمتؐ للعالمیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وصف لب پر ہے
زہے قسمت مری، مَیں رحمتِ رحماں سے واصل ہوں

سُناتی ہے یہ مُژدہ مومنوں کو اُلفتِ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اُسے کچھ خوف محشر کا نہیں، مَیں جس کو حاصل ہوں

مجھے گر مُصحفِ رُوئے مُحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو نظّارہ
تو یہ دعویٰ کروں، ہر آیتِ قرآں کا عامل ہوں

حقیر الفت نہ ہو مجھ کو اگر آلِؓ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
نہ جنّت میرے قابل ہے، نہ مَیں جنّت کے قابل ہوں

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

بھیجتا ہے اُن پہ ہر دم خالقِ اکبر درود
پڑھتے ہیں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ مہرو ماہ اور اختر درود

ہیں فرشتے جس قدر، پڑھتے ہیں ہر شام و سحر
سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات مُقدّس پہ درود

کوہ و شہر و بحر و بر، اشجار و مرغانِ چمن
نامِ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لیتے ہیں صبح و مسا پڑھ کر درود

انبیاؑ میں جیسے حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نہیں کوئی شریک
اپنا یُوں رکھتا نہیں اوراد میں ہمسر درود

ہے حدیثوں سے یہ ثابت بعدِ قرآنِ مجید
ہر عبادت سے کیا اللہ نے بہتر درود

مومنو! یہ بزمِ میلادِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے، تم پڑھو
ذاتِ پاکِ نیّرِ چرخِ نبُوّت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ درود

وہ بخیلوں کی جماعت میں اُٹھے گا حشر کو
جو نہ بھیجے گا یہاں نامِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سُن کر درود

اوّل و آخر پڑھے جو، پھر کرے حق سے دعا
واسطے اُس کے دُرِ مقصد کا ہو رہبر درود

جلد وہ دن مجھ کو دکھلائے مُقدّر اے حقیرؔ
روضۂ محبوبِ حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر مَیں پڑھوں چل کر درود

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

تمھی جنّ و بشر کے راہبر ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھی دریائے وحدت کے گُہر ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تمھی ہو شافعِ محشر، تمھی ہو خلق کے سرور
حبیبِ خالقِ جنّ و بشر ہو یا رسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اگرچہ لاکھوں پیغمبرؑ کیے اللہ نے پیدا
تمھی سب انبیاؑ میں نامور ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کروں کیا عرضِ حال اپنا، جو کچھ مجھ پر گزرتی ہے
مِرے احوال سے تم باخبر ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خدا سے بخشواؤ گے گنہگاروں کو محشر میں
ہمیں پھر کس لیے دوزخ کا ڈر ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بُلا لیجے مدینے میں مجھے اب ہند سے شاہا
کہ میری عمر طیبہ میں بسر ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نہ مجھ کو آرزوئے خُلد ہے، نے خواہشِ دنیا
تمنّا ہے، مِرا طیبہ میں گھر ہو یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تمھارے در پہ آیا ہوں میں اپنی التجا لے کر
حقیرِ بے نوا پر اک نظر ہو یا رسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

ہُوں روزِ ازل سے جو مَیں شیدائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اِس واسطے ہے دل کو تمنائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

خود مرتبہ داں اُن کا خداوندِ جہاں ہے
کیا جانے کوئی رُتبہ والائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

گہ سر پہ رکھوں اور کبھی آنکھوں سے لگاؤں
گر مجھ کو ملے نقشِ کفِ پائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ٹل جائے مِرے سر سے بلائے شبِ فُرقت
گر خواب میں گیسو مُجھے دِکھلائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

سُنتے ہیں مِرا نام تو جلتے ہیں شیاطین
مشہور ہوں مَیں عاشقِ اسمائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کب ہو گی محبت اُنھیں خلاقِ جہاں سے
رکھتے نہیں انساں جو تولّائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

خامہ پرِ جبریلؑ کا مل جائے تو لکھوں
اوراقِ فلک پر میں سراپائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ کرائے مجھے کعبے کی زیارت
اور شہرِ مدینہ مجھے دکھلائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مُصحف کی تلاوت میں وہی رہتے ہیں ہر دم
ہے جن کو خیالِ رُخِ زیبائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

طیبہ کو حقیر آنکھوں کے بَل ہند سے جاؤں
پاس اپنے مجھے یاد جو فرمائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا

گلشنِ جنت گلستانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے
جو کہ رضواں ہے، وہ دربانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

طاقتِ مخلوق کیا، جو وصف اُن کا لکھ سکے
خالقِ اکبر ثنا خوانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

تابشِ خورشیدِ محشر کا نہیں اُس کو خطر
جس کے سر پر ظلِ دامانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

یا الٰہی! جلد تر پہنچا مدینے میں ہمیں
یہ تمنائے غلامانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

ایک انگشتِ شہادت سے کیا شقُ القمر
قدرتِ حق ہے کہ یہ شانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

ہیں زمین و آسماں روشن اُسی کے نور سے
جلوہ گر ہر سمت لمعانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

یا الٰہی! حشر میں ہمراہ اُس کے میں اٹھوں
جو گروہِ خاکسارانِ رسولُ اللہ (ﷺ) ہے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

بیاں ہو کب کسی سے مرتبہ ختمِ رسالت (ﷺ) کا
وہی محبوب کُل مخلوق سے ہے ربِّ عزّت کا

بھروسا زاہدوں کو ہے اگر زُہد و عبادت کا
وسیلہ عاصیوں کو ہے محمد (ﷺ) کی شفاعت کا

یہ روشن ہے جہاں پر، ہو گیا تھا چاند دو ٹکڑے
اشارہ جب کیا حضرت (ﷺ) نے انگشتِ شہادت کا

سکھائی حق پرستی اور مٹایا بُت پرستی کو
جنابِ حق سے جب اُن کو ملا خلعت نبوّت کا

خدا ہے بخشنے والا، محمد (ﷺ) شافعِ محشر
خطر ہو کس لیے اہلِ جرائم کو قیامت کا

خدا کا وہ عدو ہے اور نبی (ﷺ) کا بھی مخالف ہے
جو اہلِ بیتؓ کا دشمن ہے اور یارانِؓ حضرت (ﷺ) کا

خدا نے اپنی رحمت سے طفیلِ سرورِ عالم (ﷺ)
لقب اس امتِ عاصی کو بخشا خیرِ اُمّت کا

الٰہی! مجھ کو دیدارِ محمد (ﷺ) سے مشرف کر
حقیرِ خستہ کو ہے اشتیاق اُن کی زیارت کا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

زمین و آسماں کے ہیں رسولِ مجتبیٰ (ﷺ) باعث
مکاں و لامکاں کے ہیں محمد مصطفیٰ (ﷺ) باعث

نہ ہوتا خلق میں اظہار خلاقِ دو عالم کا
ظہورِ مظہرِ حق کے ہیں محبوبِ خدا (ﷺ) باعث

نہ آتے ہم کبھی ملکِ عدم سے ملکِ ہستی میں
طفیلِ احمدِ مرسل (ﷺ) ہم آئے، یہ کھلا باعث

کبھی بخشش نہ ہوتی عاصیوں کی روزِ محشر کو
نہ ہوتے مغفرت کے گر شہِ روزِ جزا (ﷺ) باعث

نبوت بے وسیلہ کس نبیؑ کو دی ہے خالق نے
رسولوں کی رسالت کے ہیں ختمُ الانبیا (ﷺ) باعث

نہ بخشی جاتی محشر تک خطائے آدمؑ و حواؑ
ہوئی مقبول توبہ اُن کی، حضرت (ﷺ) کا یہ تھا باعث

بُرے کاموں کے باعث صُورتیں تبدیل ہو جاتیں
بچے ہم قہرِ حق سے یہ فقط ہے آپ (ﷺ) کا باعث

مدینہ میں حقیر اب تک کبھی کا میں پہنچ جاتا
کمی کی میری قسمت نے، یہ مجھ پر کھُل گیا باعث

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

لکھا ہے نام حضرت (ﷺ) کا مرے دل کے نگینے پر
کھنچا ہے صُورتِ حضرت (ﷺ) کا نقشہ میرے سینے پر

عطا کی ہے خدا نے دولتِ عشقِ نبی (ﷺ) ہم کو
نہ ماریں پُشتِ پا کس طرح دنیا کے خزینے پر

خجل مُشکِ ختن ہے اُن کے گیسوئے معنبر سے
گلاب اور عطر کو ہے رشک حضرت (ﷺ) کے پسینے پر

ہُوئے ہیں جس مہینے میں حبیبِ کبریا (ﷺ) پیدا
فضیلت کیوں نہ ہو اُس ماہ کو ہر اک مہینے پر

ملک کو ہے سدا شوقِ طوافِ گُنبدِ عالی
فدا عرشِ بریں ہے آپ (ﷺ) کے روضے کے زینے پر

ہُوئی جب سے سکونت رحمتِ عالم (ﷺ) کی طیبہ میں
برستی رات دن ہے رحمتِ رحماں مدینے پر

جو اپنی موت آئے اے حقیر آئے مدینے میں
خدا نے ہے شرف بخشا وہاں مرنے کو جینے پر

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

خالق نے جو حضرت (ﷺ) کو بُلایا شبِ معراج
اپنا اُنھیں دیدار دکھایا شبِ معراج

اُس وقت بھی وہ اُمّتِ عاصی کو نہ بھولے
لینے جو بُراق آپ (ﷺ) کو آیا شبِ معراج

سیکھا نہ کسی سے مگر اللہ نے ان (ﷺ) کو
جو کچھ کہ سکھانا تھا، سکھایا شبِ معراج

وہ مرتبہ پایا نہ کسی اور نبیؑ نے
جو احمدِ مختار (ﷺ) نے پایا شبِ معراج

کیا شفقتِ محبوبِ الٰہی (ﷺ) ہے کہ ہم کو
دربارِ خدا میں نہ بھلایا شبِ معراج

جس جا پہ رسائی نہ تھی جبریلِ امیںؑ کی
کر سیر وہاں کی وہ پھر آیا شبِ معراج

جس شب ہو زیارت شہِ لولاک (ﷺ) کی مجھ کو
بندہ کی وہی شب ہے خدایا شبِ معراج

رُتبہ ہو بیاں کس سے حقیر اُس شہِ دیں (ﷺ) کا
جس نے ہمیں دوزخ سے بچایا شبِ معراج

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

ہے جس بشر کے دل میں محبّت رسُول (ﷺ) کی
حاصل ہے ہر دم اُس کو زیارت رسول (ﷺ) کی

جس طرح بندگی ہے خدا کی، اُسی طرح
ہے فرضِ عین ہم پہ اطاعت رسول (ﷺ) کی

مدّاح اُن کا جب ہو خداوندِ دو جہاں
کیونکر ادا کسی سے ہو مدحت رسول (ﷺ) کی

کافی ہیں عاصیوں کو یہ دونوں بروزِ حشر
رحمت خدا کی، اور شفاعت رسول (ﷺ) کی

معراج میں خدا سے ہمیں بخشوا لیا
اللہ رے بلندیٔ ہمّت رسول (ﷺ) کی

شرمندگی سے کعبہ کے بُت سرنگوں ہوئے
جس دم ہُوئی عرب میں ولادت رسول (ﷺ) کی

ہو کس زباں سے شکر ادا آپ کا، ہمیں
ایمان و دیں ملا ہے بدولت رسول (ﷺ) کی

ہوتی ہے مسجدوں میں جو تکبیر اور اذاں
بجتی ہے پنجگانہ یہ نوبت رسول (ﷺ) کی

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

نامِ محبوبِ خدا (ﷺ) کا دلِ شیدا لے لو
چھوڑ کر ہند کو تم راہِ مدینہ لے لو

نعتِ پاکِ شہِ کونین (ﷺ) کا دفتر ہمراہ
سفرِ راہِ عدم کے لیے توشہ لے لو

درگہِ احمدِ مُرسل (ﷺ) میں ہے کس شے کی کمی
دل میں جس چیز کی رکھتے ہو تمنّا لے لو

آپ کے ہجر کا بیمار ہوں یا ختمِ رُسُل (ﷺ)
اب تو میری خبر اے رشکِ مسیحا (ﷺ) لے لو

عاصیو! چاہو جو دوزخ سے بچو محشر میں
شافعِ روزِ قیامت (ﷺ) کا وسیلہ لے لو

حشر میں اُمّتِ احمد (ﷺ) سے کہے گا یہ خُدا
باغِ جنّت مرے محبوب (ﷺ) کا صدقہ لے لو

زائرو! قبر میں رکھنے کو کفن میں اپنے
روضۂ احمدِ مختار (ﷺ) کا نقشہ لے لو

جاؤں طیبہ کو، نہ میں ہند میں آؤں پھر کر
مجھ سے اس بات کا چاہو تو مچلکا لے لو

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

یا الٰہی! کر عطا مجھ کو ولائے مُصطفیٰ (ﷺ)
ہو نہ اُلفت اور کسی کی ماسوائے مصطفیٰ (ﷺ)

یا خدا! تیرے کرم سے از برائے مصطفیٰ (ﷺ)
ہو میسّر مجھ کو دیدارِ لقائے مصطفیٰ (ﷺ)

سُرمہ آنکھوں کا بناؤں، یہ تمنّا ہے مری
گر ملے اے کاش مجھ کو خاکِ پائے مصطفیٰ (ﷺ)

جِنّ و انساں دل سے ہیں نامِ مبارک پر نثار
حُور و غلماں اور ملائک ہیں فدائے مصطفیٰ (ﷺ)

کیا بشر کی تاب ہے جو نعتِ احمد (ﷺ) لکھ سکے
ہے خدا قرآں میں خُود مدحت سرائے مصطفیٰ (ﷺ)

جو مراتب آپ (ﷺ) کے ہیں، ہو سکیں کس سے رقم
جُز خدا جانے کوئی کیا رُتبہ ہائے مصطفیٰ (ﷺ)

اُمّتِ عاصی کو میری بخش دیجو یا غفورا!
تھی یہی شام و سحر حق سے دعائے مصطفیٰ (ﷺ)

ہو گا عقبیٰ میں وسیلہ مغفرت کا اے حقیر
تو کیا کر روز و شب مدح و ثنائے مُصطفیٰ (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

تمھارے فرماں سے کب ہیں باہر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں
تمھیں سمجھتے ہیں اپنا رہبر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

نہیں ہے کوئی تمھارا ہمسر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں
بجان و دل ہیں نثار تم پر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

سلام تم کو کیا حجر نے، گواہی تم پر ہے دی شجر نے
تمھاری طاعت کریں نہ کیوں کر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

جو تم جہاں میں نہ ہوتے پیدا، نہ ہوتی خلقِ خدا ہویدا
ہوئے سب سے تمھارے اظہر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

تمھارا مدّاح ربِّ باری، تمھارا سب پر ہے حکم جاری
تمھارے رہتے ہیں سب ثنا گر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

کیا جب انگشت کا اشارہ، قمر کو تم نے کیا دو پارہ
ہوئے یہ اعجاز دیکھ ششدر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

حقیر تو نے لکھا جو دیوانِ نعتِ محبوبِ پاکِ یزداں (صلی اللہ علیہ وسلم)
کریں گے تحسین تجھ پہ سُن کر، ملک فلک پر، زمیں پر انساں

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

یا رب! شتاب ہند سے طیبہ کو جائے دل
صدمہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہجر کا کب تک اُٹھائے دل

یادِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نکل جائے دم مرا
یہ آرزوئے جاں ہے، یہی مُدّعائے دل

اللہ کا ہے ذکر مری روح کی غذا
اور ہے ثنائے احمدِ مرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) غذائے دل

ہو گا طبیب سے نہ علاجِ دلِ حزیں
دیدارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مگر ہے دوائے دل

خالی جو دل ہے حُبِّ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
ہے مستحقِ نار وہ، چُولھے میں جائے دل

تقدیر یاوری پہ ہو، بیدار بخت ہو
گر خواب میں جمالِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھ پائے دل

شکرِ خدا ملا مجھے ایسا دلِ رفیق
دل ہے فدائے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مَیں ہُوں فدائے دل

ہندوستاں کو چھوڑ کے طیبہ میں جا رہے
کیا فائدہ، جو ٹھوکریں در در کی کھائے دل

کس سے کہوں جو دل پہ گزرتی ہے آج کل
جُز مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کون سُنے ماجرائے دل

وہ دُرِ بے بہا ہے جو عشقِ رسول (ﷺ) میں
دریائے اشک آنکھوں سے اپنی بہائے دل

مانندِ شمع محفلِ عرفاں ہو پُر ضیا
اللہ اور نبی (ﷺ) سے اگر لو لگائے دل

کیا تحفہ لے چلوں جو مدینے کو جاؤں مَیں
کچھ میرے پاس اور نہیں ماسوائے دل

جاروب کش مزارِ نبی (ﷺ) کا مجھے بنا
برسوں سے یا الٰہی! یہی ہے ہوائے دل

نُورِ محمدی (ﷺ) ہے سدا دل میں جلوہ گر
نُورانی اس سبب سے بنی ہے لقائے دل

کہتی ہے رُوح میری، مدینے کو جلد چل
سُنتا ہوں اے حقیر یہی مَیں صدائے دل

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کیا جانے کوئی منزلت و شانِ مدینہ
رکھتی ہے شرف طُور پہ لمعانِ مدینہ

شاہانِ جہاں جتنے ہیں، سب واں کے گدا ہیں
محبوبِ خدا (ﷺ) خاص ہیں سلطانِ مدینہ

کعبہ کی زمیں سے ہے زمیں اس کی گر افضل
ہے عرشِ معلّٰی سے فزوں شانِ مدینہ

مولائے مدینہ (ﷺ) ہیں جو، دل ان پہ فدا ہے
اے کاش، مری جان ہو قربانِ مدینہ

دامن کو مرے اُس سے ہے بیعت کا ارادہ
مل جائے اگر خارِ بیابانِ مدینہ

یا رب! وہ زباں مجھ کو عنایت ہو کہ جس سے
وہ مدح کروں جو کہ ہو شایانِ مدینہ

گر بحرِ فیوض اُس کو کہوں مَیں تو بجا ہے
بے فیض ہے خود مُنکرِ فیضانِ مدینہ

مل جائے اگر مجھ کو وہاں جائے سکُونت
ہو سر پہ مرے دامنِ احسانِ مدینہ

اے واعظو! سایہ تمھیں طُوبٰی کا مبارک
کافی ہے ہمیں سایۂ دامانِ مدینہ

کیا کام وہاں بوم کا اور زاغ و زغن کا
جس باغ میں ہو بلبلِ بستانِ مدینہ

انجم فلکِ دیں کے ہیں اصحابِ مکرّم
ہیں سرورِ عالم (ﷺ) مہرِ تابانِ مدینہ

سحباں کی بلاغت اسے ہو جائے فراموش
جو سن لے سخن ہائے بلیغانِ مدینہ

ہے رحمتِ عالم (ﷺ) کا وہاں روضۂ اقدس
کیوں قابلِ رحمت نہ ہوں سکّانِ مدینہ

بے سر ہے وہ جس کو نہیں سودائے نبی (ﷺ) ہے
بے دل ہے وہ، جس کو نہیں ارمانِ مدینہ

محشر میں مجھے دیکھ کے سب شور کریں گے
وہ دیکھو حقیر آیا ثنا خوانِ مدینہ

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

یا رب! مری آنکھوں میں سما جائے مدینہ
ہر چار طرف مجھ کو نظر آئے مدینہ

آنکھیں ہیں پئے دیدِ تجلّائے مدینہ
ہیں گوش مرے بہرِ سخن ہائے مدینہ

سینہ ہے مرا گنجِ تمنّائے مدینہ
کہتی ہے مری روح سدا "ہائے مدینہ"

ہر وقت غلامی میں رہوں، ہے یہی ارماں
بلوا لیں مدینے میں جو مولائے مدینہ (ﷺ)

گلزارِ مدینہ مجھے جنّت سے نہیں کم
کیا خلد کو لے کر کرے شیدائے مدینہ

ہو روضۂ محبوب (ﷺ) کی آنکھوں کو زیارت
اور دل ہو مرا محوِ تماشائے مدینہ

موسیٰؑ سے کوئی پوچھے تو، کیا طور پہ دیکھا
ہم دیکھتے ہیں نورِ تجلّائے مدینہ

افضل ثمرِ خلد سے ہے میوۂ طیبہ
کوثر سے فزوں رتبہ میں ہے ماءِ مدینہ

کچھ نعمتِ دنیا کی نہیں ہے اسے پروا
ملتی ہے جسے لذّتِ خرمائے مدینہ

کٹ جائے وہ سر خنجرِ بُرّاں سے تو بہتر
جس سر میں نہیں ہے سرِ سودائے مدینہ

عیسیٰؑ سے دوا میرے مرض کی نہیں ہو گی
مدّت سے ہُوں بیمارِ مسیحائے مدینہ (ﷺ)

گھر بیٹھے ہو نظّارہ نہ کیوں اُن کو میسّر
عُشّاق کی آنکھوں میں جو پھر جائے مدینہ

دیوانے کی مانند کروں چاک گریباں
دکھلائے جنوں گر مجھے صحرائے مدینہ

"اِس ہندِ پُر آشوب سے آ جلد حقیرؔ اب"
یا رب! ہو کہیں مجھ کو یہ ایمائے مدینہ

نعتِ محبوبِ خُدا علیہ التحیۃُ والثنا

مُجھ کو پہنچائے مدینے میں جو قسمت میری
تب میں سمجھوں گا، یہ ہے عین سعادت میری

روضۂ سرورِ عالم (ﷺ) جو مقدّر میرا
مجھ کو دکھلائے کہیں، پوری ہو حسرت میری

مَیں گنہگار ہوں اور آپ شہِ روزِ جزا
یا نبی (ﷺ) حشر میں رکھ لیجیے عزّت میری

گر ستائیں گے نکیرَین لحد میں مجھ کو
خود کریں گے مِرے ممدوح (ﷺ) حمایت میری

بخش دے گا مجھے خالق بطفیلِ حضرت (ﷺ)
حشر کے روز جو کر دیں وہ شفاعت میری

شبِ معراج گئے چرخ پہ جس دم حضرت (ﷺ)
عرض اللہ سے کی، بخش دے امّت میری

حق کا ارشاد ہوا، اے مِرے پیارے محبوب (ﷺ)
تیری امت کی حمایت کو ہے رحمت میری

نہ مجھے حوروں کی خواہش ہے، نہ غلماں کی ہوس
شیفتہ جب سے نبی (ﷺ) پر ہے طبیعت میری

موت آ جائے مدینے میں مجھے، بہتر ہے
ہو شہیدیؒ کے برابر کہیں تُربت میری

شافعِ روزِ جزا (ﷺ) کا ہُوں ثنا خواں ہر دم
عرصۂ حشر میں جاگیر ہے جنّت میری

مُجھ کو مدّاحِ نبی (ﷺ) خالقِ اکبر نے کیا
اس لیے خلقِ خُدا میں ہُوئی شُہرت میری

ہند میں ٹھوکریں کھانے کو نہ آوں پھر کر
کاش طیبہ میں جو ہو جائے سکونت میری

چل مدینے کو حقیرؔ اب تو زیارت کے لیئے
مجھ سے کرتی ہے تقاضا یہی وحشت میری

نعتِ محبوبِ خُدا علیہ التحیۃ والثنا

یا محمد (ﷺ) ہے بہت شاق جُدائی تیری
جیتے جی مجھ کو نہ صُورت نظر آئی تیری

دیکھ کر صَلِّ عَلیٰ، سارے فرشتوں نے کہا
شکل نقّاشِ ازل نے جو بنائی تیری

کس لیے ہو اسے شاہانِ جہاں کی پروا
مل گئی ہے جسے یا شاہ (ﷺ) گدائی تیری

اک زلیخا ہوئی یُوسُفؑ کی خریدار فقط
ہے خریدار مگر ساری خدائی تیری

فتح و نُصرت کا دیا تجھ کو خُدا نے خلعت
فوجِ اعدا پہ ہُوئی جبکہ چڑھائی تیری

حق تعالیٰ نے کیا تجھ کو شفیعِ محشر
عرصۂ حشر میں سب دیں گے دُہائی تیری

شکر، صد شکر ہے، اے شمعِ رہِ مُلکِ ہُدیٰ
لَو طبیعت کو مری حق نے لگائی تیری

کیا مرا منہ ہے، ثنا تیری ادا ہو مجھ سے
جبکہ کرتا ہے خُدا مدح سرائی تیری

انبیاؑ کا کیا سردار تجھے خالق نے
ساری مخلوق سے ہے شان بڑھائی تیری

تب کیا ہے، جو بڑھیں چرخِ چہارم سے مسیحؑ
خالقِ کون و مکاں تک ہے رسائی تیری

موردِ قہرِ خُدا ہوں گے وہی حشر کے دن
جو کیا کرتے ہیں بدبخت بُرائی تیری

کس طرح چاہِ ضلالت سے نکلتی دنیا
کام آتی نہ اگر راہ نُمائی تیری

تو مریضِ غمِ ہجرانِ شہِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے حقیرؔ
نہ کبھی ہو گی طبیبوں سے دوائی تیری

نعتِ محبوبِ خُدا علیہ التحیۃ والثنا

ہر ایک مرض کی ہے دوا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
بیمار کو دیتا ہے شفا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہے اس کے لیے عُقدہ کُشا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
جس شخص کے لب پر ہو سدا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ نام فراموش نہ ہو زیست میں یا رب!
تا مرگ وظیفہ ہو مرا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مرقد میں بہ ہنگامِ سوالاتِ نکیرَین
مَیں لُوں گا وہاں نامِ خدا، نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

دوزخ سے بچانے کے لیے روزِ قیامت
کافی ہے پئے اہلِ خطا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

پروانے ہیں اِس نام کے مہر و مہ و انجم
ہے شمعِ الٰہی کی ضیا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کینے سے، عداوت سے، شقاوت سے، حَسد سے
ہر قلب کو کرتا ہے صفا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اُس وقت خطا دونوں کی اللہ نے بخشی
جب آدمؑ و حواؑ نے لیا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس نام کی برکت سے بچی نوحؑ کی کشتی
طوفاں سے نکلتے نہ بِلا نامِ محمد (ﷺ)

اُس دم کیا خامے نے ادا شکر کا سجدہ
جب لوح پہ تحریر کیا نامِ محمد (ﷺ)

رنج و الم و محنت و غم، درد و مصیبت
رد کرتا ہے ہر ایک بلا نامِ محمد (ﷺ)

روشن ہے مرا خانۂ دل نورِ خدا سے
ہے آنکھ کی پتلی میں بسا نامِ محمد (ﷺ)

کیا حاجتِ مشعل ہے حقیر از پئے عارف
ہے معرفتِ حق کا دیا نامِ محمد (ﷺ)

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا

فدا ہوں دل سے اُس پر، جو حبیبِ کبریائی (ﷺ) ہے
سبب یہ ہے کہ میرے لب پہ ذکرِ مصطفائی (ﷺ) ہے

وہی سر ہے کہ جس سر میں ہے سودا عشقِ حضرت (ﷺ) کا
وہی دل ہے کہ جس میں الفتِ احمد (ﷺ) سمائی ہے

ملا اس کو جہاں میں مرتبہ جم اور سکندر کا
جسے حاصل شہِ لولاک (ﷺ) کے در کی گدائی ہے

نہیں ہے خوف ہم کو گرمئ خورشیدِ محشر کا
ہمارے واسطے اُس دن لوائے مصطفائی (ﷺ) ہے

شفیعُ المذنبیں ہو یا محمد (ﷺ) حق تعالی سے
خطائے اُمتِ عاصی تمھی نے بخشوائی ہے

تمھی نے بخشوائی ہے خطائے آدمؑ و حواؑ
تمھی نے نوحؑ کی کشتی دمِ طوفاں بچائی ہے

کھنچی تصویرِ حضرت (ﷺ) جب، کہا نقاشِ قدرت نے
مرے محبوب (ﷺ) میں نے کیا تری صورت بنائی ہے!

شبِ معراج پہنچے اُس جگہ پر احمدِ مرسل (ﷺ)
نہیں جس جا تلک روح الامیںؑ کی بھی رسائی ہے

نہ ہوتے رہنما حضرتؐ تو ملتی راہ حق کیونکر
طفیلِ رحمتِ عالم (ﷺ) ہدایت سب نے پائی ہے

مثالِ شمع اس کا خانۂ دل کیوں نہ ہو روشن
شہِ کون و مکاں (ﷺ) سے جس بشر نے لَو لگائی ہے

فضائل ہوں بیاں اُس شہر کے کس طرح انساں سے
قسم جس کی کلامُ اللہ میں خالق نے کھائی ہے

کہا "شاباش" اس نے "مرحبا صد مرحبا" مجھ کو
کہ میں نے جس بشر کو نعت احمد (ﷺ) کی سنائی ہے

نکلتی ہے صدائے "یا محمد (ﷺ)" میرے سینے سے
اسی کے فیض سے حاصل مرے دل کو صفائی ہے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ کے واسطے شاہا (ﷺ)
مری امداد کو پہنچو، دمِ مشکل کشائی ہے

بُلا لیجے مدینے میں، تصدّق آلِ اطہرؓ کا
تمہارے در پہ مجھ کو آرزوئے جبہہ سائی ہے

الٰہی! روضۂ احمد (ﷺ) پہ راس کو جلد پہنچا دے
حقیرِ ناتواں پر شاق اب اُس کی جُدائی ہے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

خدا حضرت (ﷺ) کا ہے مدحت سرا خاص
ازل سے ہیں وہ ممدوحِ خدا خاص

لکھوں کیا وصفِ ختمُ الانبیاء (ﷺ) خاص
عیاں قرآں سے ہے اُن کی ثنا خاص

لقب ہے حامد و محمود و احمد (ﷺ)
ہے نام اُن کا محمد مصطفیٰ (ﷺ) خاص

تمامی انبیاؑ سے ہیں وہ افضل
حبیب اُن کو خدا نے کر لیا خاص

زبور، انجیل اور توریت میں بھی
رقم ہے مدحتِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) خاص

جو اُن کا حکم ہے، امرِ خدا ہے
رضا اُن کی، خدا کی ہے رضا خاص

یہی لولاک کی ہے خاص تفسیر
وہی ہیں موجبِ ارض و سما خاص

گدا ہیں اُن کے در کے خاص اور عام
وہی ہیں بادشاہِ دوسرا خاص

نہیں وہ اور کی رکھتے ہیں پروا
محمد (ﷺ) کا ہے جن کو آسرا خاص

تمنّا کی یہ موسیٰؑ نے خدا سے

مجھے کر امّتِ خیرُ الورا (ﷺ) خاص

درود ان پر خُدا خُود بھیجتا ہے

کہ ہیں وہ قابلِ صَلِّ علیٰ خاص

سُنی ہیں کبریا نے ان کی باتیں

کلامِ حق محمد (ﷺ) نے سنا خاص

چلو طیبہ کو اے غم کے مریضو!

محمد (ﷺ) کا ہے گھر دارُ الشفا خاص

کیا اُن کو خدا نے رہبرِ خلق

وہی ہیں ہادیٔ راہِ ہُدیٰ خاص

وہی مرآتِ توحیدِ خدا ہیں

رُخِ محبوب حق (ﷺ) ہے حق نُما خاص

مجھے کیا کام شاہانِ جہاں سے

درِ محبوبِ حق (ﷺ) کا ہُوں گدا خاص

الٰہی! مجھ کو پہنچا دے وہاں پر

نبی (ﷺ) کا ہے جہاں دولت سرا خاص

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

یا رب! دکھا دے مجھ کو جمالِ محمدی (ﷺ)

دل پر ہے میرے نقش خیالِ محمدی (ﷺ)

کہتا ہے سرو اُس قدِ رعنا کو دیکھ کر

ہر دم رہے بلند نہالِ محمدی (ﷺ)

امت کو میری بخش دے اے میرے کردگار!

اللہ سے یہی تھا سوالِ محمدی (ﷺ)

میدانِ حشر میں مجھے دوزخ سے ہو اماں

یا رب! برائے جُود و نوالِ محمدی (ﷺ)

مُردوں کو زندہ کرتی تھی گفتار آپ کی

ادنیٰ سا تھا یہ فیضِ مقامِ محمدی (ﷺ)

جو چاہا آپ نے، وہی اللہ نے کیا

منظور کب تھا حق کو ملالِ محمدی (ﷺ)

نازل ہے والضحیٰ رُخِ تاباں کے وصف میں

واللیل وصفِ کاکُل و خالِ محمدی (ﷺ)

کی عرض یہ کہ ہو مری امت کی مغفرت

جس دم ہُوا خدا سے وصالِ محمدی (ﷺ)

یا رب! ہمیں بھی سیرتِ اصحابؓ ہو نصیب
تھے وہ گُلِ ریاضِ خصالِ محمدی (ﷺ)

اک دم میں فرش سے گئے عرشِ بریں پہ وہ
اک پل میں آئے' تھا یہ کمالِ محمدی (ﷺ)

نارِ حسد میں جل گیا بُوجہل رُوسیاہ
دیکھی جب اس نے شانِ جلالِ محمدی (ﷺ)

پُوچھے جو کوئی مجھ سے تو کہہ دوں گا اے حقیر
کوئی ہُوا' نہ ہو گا مثالِ محمدی (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کر سب کو اپنے فضل سے یا رب! محمدی
مٹ جائیں کفر و شرک' بنیں سب محمدی

ظلمت سے کفر کی دلِ کُفّار ہے سیاہ
ایماں کے نور سے ہیں مُلبّب محمدی

کیا ڈر مجھے نحوستِ عصیاں کا روزِ حشر
مَیں ہوں محمدی' مرا کوکب محمدی

نکلے خدا کا نام مرے دل سے یا رسول (ﷺ)
کہتے ہوں وقت نزع مرے لب "محمدی (ﷺ)"

ہر دم ہے کام اُن کو خدا اور رسول (ﷺ) سے
رکھتے نہیں ہیں غیر سے مطلب محمدی

مُنکر جلیں گے نارِ سقر کے عذاب میں
روزِ جزا نہ ہوں گے مُعذّب محمدی

بے دین و بے ادب سے نہ ملنا تم اے حقیر
پاس اُن کے بیٹھو' جو ہوں مُؤدّب محمدی

— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

محبّت آپ کی ہے جس کو حاصل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ ہو گا حشر کو جنّت میں داخل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فلک پر پہنچے اک دم میں، زمیں پر آئے اک پل میں
کہ تھی یہ آپ کی لوئی سی منزل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ملک، اور انبیا، سارے مبارکباد کہتے تھے
ہُوئے جس شب کو تم خالق سے واصل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خدا کا نام ہو دل میں، تمہارا نام ہو لب پر
بوقتِ جانکنی آساں ہو مشکل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ادا ہرگز نہ ہو گی بندگی معبود کی اس سے
تمہاری یاد سے ہے جو کہ غافل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

گروہ اولیا و اصفیا میں ہے شمار اس کا
کہ ہے جس کو تمہارا عشق کامل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سلامِ اُمّتِ عاصی تمہاری آلؑ پر ہر دم
درودِ حق سدا تم پر ہو نازل یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حقیرِ خستہ کو روزِ وصال اب تو میسّر ہو
کہیں جلدی شبِ ہجراں ہو زائل یا رسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

مرے دل پہ ہے نقش نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں ہوں جان و دل سے غلامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

زمیں اُن کے کوچے کی رشکِ فلک ہے
نہیں عرش سے کم ہے بامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حدیث اور قرآں ہے ایماں ہمارا
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

الٰہی یہ ہے آرزو، وقتِ مُردن
زباں سے مری نکلے نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

سپہرِ بریں کو ہُوا رشک کیا کیا
ہُوا جب زمیں پر مقامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

جو ہے حکمِ حق، ہے وہی حکم ان کا
پیامِ خدا ہے پیامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ملے گی جگہ خُلد میں عاصیوں کو
کہ ہو گا وہاں اہتمامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نہ پاتا کبھی رونق اسلام ہرگز
نہ ہوتا اگر انتظامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

خاتم الانبیا (ﷺ) سلامُ علیک
اے شہِ دوسرا (ﷺ) سلامُ علیک

سب فرشتے درود پڑھتے ہیں
بھیجتا ہے خُدا سلامُ علیک

لاے تشریف جبکہ خلق میں آپ
ہر طرف تھی صدا "سلامُ علیک"

اولیاؒ کا ہے ورد "صَلِّ عَلٰی"
کہتے ہیں اصفیا سلامُ علیک

آپ ہی ہیں یمِ رسالت کے
گوہرِ بے بہا سلامُ علیک

ہے یہی آرزو، مدام کہوں
تیرے روضے پہ جا "سلامُ علیک"

شافعِ حشر و قاسمِ کوثر
احمدِ مجتبیٰ (ﷺ) سلامُ علیک

اس حقیرِ حزیںؔ کی جانب سے
یا نبی الورا (ﷺ) سلامُ علیک

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کیا ہے نور سے حق نے محمد (ﷺ) کا منوّر رُخ
رُخِ حضرت (ﷺ) سے عالم میں کسی کا کب ہے ہمسر رُخ

پس از مُردن نہیں ہے گور کی ظلمت سے کچھ دہشت
دکھا دیویں گے مجھ کو قبر میں محبوبِ داور (ﷺ) رخ

قمر ہو جائے شرمندہ، ہو خجلت شمس کو حاصل
نبی (ﷺ) کے رُوئے انور سے ذرا دیکھیں ملا کر رخ

اٹھائے گو بہت رنج آپ (ﷺ) نے کُفّار سے لیکن
ہُوا خاکِ کدورت سے نہ حضرت (ﷺ) کا مکدّر رُخ

پڑھوں لاکھوں درود اُس دم، جرائم دُور ہوں میرے
دکھائے جب مجھے اپنا شفیعِ روزِ محشر (ﷺ) رخ

پھرے ہم بھی جہاں میں اور رُخِ خوباں بہت دیکھے
کوئی پایا نہ محبوبِ خدا (ﷺ) کے رُخ سے بڑھ کر رُخ

حقیرِ خستہ کی آنکھیں مُنوّر ہوں زیارت سے
دکھا دو تم اسے اپنا جو اے حق کے پیمبر (ﷺ) رُخ

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

لکھ گیا دیوان میں نعتِ شہِ ابرار (ﷺ) میں
یا خدا! تاثیر پیدا ہو مرے اشعار میں

یہ اثر تھا احمدِ مختار (ﷺ) کی گفتار میں
آتی تھی سُن سُن کے گویا جاں تنِ بیمار میں

گر پہنچ جاؤں مدینے میں، تو یہ سمجھوں گا میں
مجھ کو پہنچایا خُدا نے خُلد کے گُلزار میں

سورۂ واللیل ہے تفسیرِ گیسوئے نبی (ﷺ)
والضحیٰ نازل ہے وصفِ رُوئے پُر انوار میں

نامِ محبوبِ خُدا (ﷺ) پر بھیجتے ہیں جو درود
جائیں گے جنّت میں وہ، داخل نہ ہوں گے نار میں

یا نبی (ﷺ) جو آپ کے ہے دردِ فرقت کا مریض
ہے شفا اُس کی تمہارے شربتِ دیدار میں

یا الٰہی! ہے تری درگاہ میں عرضِ حقیر
دے سکونت مجھ کو کُوئے احمدِ مُختار (ﷺ) میں

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

بہرِ بخشش پیشِ خلّاقِ جہاں لے جائے گا
ہم کو جنّت میں شفیعِ عالمیاں (ﷺ) لے جائے گا

دل میں جو عشقِ رسُولِ انس و جاں (ﷺ) لے جائے گا
توشۂ راہِ عدم وہ بے گماں لے جائے گا

روضۂ محبوبِ حق (ﷺ) ہے جس جگہ، اے آسماں!
ہو ترا احساں، مجھے گر تُو وہاں لے جائے گا

ہجرِ احمد (ﷺ) سے ہوں نالاں، دیکھیے کب تک مجھے
سُوئے طیبہ توسنِ عُمرِ رواں لے جائے گا

گرمیٔ خُورشیدِ محشر گر ستائے گی ہمیں
وہ نشانِ کبریا زیرِ نشاں لے جائے گا

رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہہ کر گنہگاروں کو وہ
خلد میں ساتھ اپنے با امن و اماں لے جائے گا

سچ بتا دے، کب تلک ہندوستاں سے تو مجھے
سُوئے محبوبِ خدا (ﷺ) اے آسماں! لے جائے گا

آتشِ فرقت سے حضرت (ﷺ) کی جہاں سے یہ حقیر
سینہ بریاں، چشم گریاں، دل تپاں لے جائے گا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کر چکی تیغِ غمِ ہجرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پاش پاش
ٹکڑے ٹکڑے ہے مِرا دل، کلمہ سر پاش پاش

قدِّ موزونِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھے گلشن میں اگر
ہو کلیجا سرو کا غیرت سے پھٹ کر پاش پاش

دیکھ لیتے گر کہیں وہ مُصحفِ رُوئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
کرتے آئینہ کو پتھر سے سکندر پاش پاش

لائے تب کُفّار ایماں، جب ہُوا شقُّ القمر
ہو گیا اُس دم دلِ بُوجہلِ اکفر پاش پاش

دُرِّ دندانِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دیکھ لے گر آب و تب
ہو کے شرمندہ وہیں ہو جائے گوہر پاش پاش

دینِ حق کا بخت چمکا، جب ہُوئے پیدا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہو گیا دَیرِ برہمن کا مُقدّر پاش پاش

حشر میں مقراضِ رحمت سے خدا کی، اے حقیر
کیا عجب ہے، ہو مِرے عصیاں کا دفتر پاش پاش

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

تمھاری ذات کا ہے آسرا یا مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مُجھ کو
بچانا گرمیٔ خُورشید سے روزِ جزا مجھ کو

غمِ ہجرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہُوں مثالِ کلہ کلبیدہ
اُڑا کر سُوئے طیبہ لے چل اے بادِ صبا مجھ کو

بناؤں سُرمہ آنکھوں کا، یہی ہے آرزو میری
مُقدّر سے جو مل جائے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاکِ پا مجھ کو

تمھارے ماسوا اے سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) دستگیر اپنا
نظر آتا نہیں کوئی جہاں میں دُوسرا مجھ کو

بوقتِ نزع بھی، اور مرقدِ تاریک میں اپنا
دکھانا رُوئے انور یا محمد مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو

ذلیل و خوار و مضطر، بیکس و بے پر ہوں، بے زر ہوں
مدینے میں بُلا لو ہند سے خیرُ الوریٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو

تمھی روزِ ازل سے شافعِ عصیانِ اُمّت ہو
عذابِ حشر سے یا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) لینا بچا مجھ کو

بناؤں تاجِ سر اس کو، کہیں اے کاش مل جائے
حبیبِ حق رسُولِ مُجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نقشِ پا مجھ کو

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

مرضِ دردِ جدائی سے شفا دو مجھ کو
یا نبی (ﷺ) شربتِ دیدار پلا دو مجھ کو

بختِ خفتہ کو مرے کیجیے خدارا بیدار
خواب میں روئے پُر انوار دکھا دو مجھ کو

ہند سے اب تو مدینے میں بُلا کر للہ
اپنے کوچے میں کہیں رہنے کی جا دو مجھ کو

نشۂ بادۂ عصیاں میں پڑا ہوں سرشار
خوابِ غفلت سے ذرا آ کے جگا دو مجھ کو

کس طرح جاؤں مدینے کو، میں ہوں زار و نحیف
اے فرشتو! نبی احمد (ﷺ) سے ملا دو مجھ کو

گر جمال اپنا دکھاتے نہیں یا ختمِ رُسُل (ﷺ)
حد سے مشتاق ہوں، آواز سنا دو مجھ کو

یا شہِ روزِ جزا (ﷺ) عرض یہ کرتا ہے حقیر
حشر میں نارِ جہنّم سے بچا دو مجھ کو

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

مدینے کا کھلا رستہ ہے، جائے جس کا جی چاہے
درِ احمد (ﷺ) پہ گردن کو جھکائے، جس کا جی چاہے

خدا کے سامنے پڑھ کر ثنائے شافعِ عالم (ﷺ)
قیامت کو جگہ جنّت میں پائے، جس کا جی چاہے

حمایت کا رسول اللہ (ﷺ) کی مجھ کو وسیلہ ہے
مرا بگڑے گا کیا، دشمن ستائے جس کا جی چاہے

چلے جائیں گے سر کے بل سُنانے ذکر حضرت (ﷺ) کا
ہمیں مولود پڑھنے کو بُلائے جس کا جی چاہے

پھنسا ہے بلبلِ دل دامِ گیسوئے محمد (ﷺ) میں
نہ چھوٹے گا کبھی ہرگز، چھڑائے جس کا جی چاہے

شفاعت سے نبی (ﷺ) کی ہو کے منکر روزِ محشر کو
گھر اپنا نارِ دوزخ میں بنائے جس کا جی چاہے

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا

اُلفتِ دُنیائے دُوں جاں سے مٹا دوں تو سہی
نقشِ حُبِ مصطفیٰ (ﷺ) کو دل میں جا دوں تو سہی

گر مدینے میں خدا پہنچائے مجھ کو ایک بار
تجھ کو اے ہندوستاں! دل سے بُھلا دوں تو سہی

گرد روضہ کے پھروں، نظارۂ گنبد کروں
اپنی جاں کو عشقِ احمد (ﷺ) میں مٹا دوں تو سہی

خواب میں گر دیکھ پاؤں میں جمالِ احمدی (ﷺ)
اپنے سر کو اُن کے قدموں پر جھکا دوں تو سہی

جب ملا تاجِ شفاعت حق سے، حضرت (ﷺ) نے کہا
حشر میں کُل عاصیوں کو بخشوا دوں تو سہی

مدح حضرت (ﷺ) کی سُنا کر پیشِ خالق اے حقیر
خُلد میں نقشہ سکونت کا جما دوں تو سہی

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

خاص اللہ کے ہیں میرے پیمبر (ﷺ) محبوب
سرورِ کون و مکاں، نائبِ داور، محبوب

ان کو کرتا نہ اگر خالقِ اکبر محبوب
تھا بھلا اُن کے سوا کون سا بہتر محبوب

پڑ گیا آپ (ﷺ) کا جس سنگ پہ بھی نقشِ قدم
ہے مُحِبوں کو دل و جاں سے وہ پتھر محبوب

ہم گنہگاروں کا تھا کون قیامت میں شفیع
ہوتے حق کے نہ اگر شافعِ محشر (ﷺ) محبوب

کیوں ہمیں حشر کے دن تشنہ لبی کا غم ہو
جبکہ اللہ کے ہوں ساقیِ کوثر (ﷺ) محبوب

سب ملک از پئے تعظیم مؤدب تھے کھڑے
شبِ معراج میں جب پہنچے فلک پر محبوب (ﷺ)

بے سبب کرتے نہیں روضۂ اطہر کا طواف
ہے مہ و خُور کو تمہارا رُخِ انور محبوب

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

عاشق جو ہے جنابِ رسالت مآب (ﷺ) کا
کھٹکا نہیں ہے کچھ اسے روزِ حساب کا

انگشت کے اشارے سے شق ہو گیا قمر
ادنیٰ سا معجزہ تھا یہ اک اُس جناب (ﷺ) کا

پیتے نہیں جو جامِ مئے عشقِ احمدی (ﷺ)
ساغر ملے گا کب اُنھیں کوثر کے آب کا

رُوئے نبی (ﷺ) کے گرچہ مقابل میں دونوں آئیں
مُنہ فق ہو ماہتاب کا، رُخ آفتاب کا

جاتے تھے جس طرف کو وہ محبوبِ ایزدی (ﷺ)
ہوتا تھا سایہ آپ (ﷺ) کے سر پر سحاب کا

نورِ خدا ہے نورِ نبی (ﷺ) اس میں شک نہیں
مضمون ہے یہ خاص خدا کی کتاب کا

اللہ کا حبیب (ﷺ) ہے سردارِ مُرسلیں
ہادی و رہنما ہے ہر اک شیخ و شاب کا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

قرباں تمھارے نام پہ ہے جان یا رسول (ﷺ)
دل ہے نثار آپ پہ ہر آن یا رسول (ﷺ)

بُلوائیے مدینے میں بہرِ خُدا مجھے
کب تک رہوں میں ہند میں حیران یا رسول (ﷺ)

جس گھر میں ذکرِ خیر نہ ہو آپ کا کبھی
کیونکر نہ وہ مکان ہو ویران یا رسول (ﷺ)

کس طرح مدح آپ کی ہو خلق سے رقم
خالق جب آپ کا ہو، ثنا خوان یا رسول (ﷺ)

نورِ خدا ہو نامِ خدا، پر خدا نہیں
ہے حق تو یوں، خدا کی ہو تم شان یا رسول (ﷺ)

مَیں ڈوبتا ہوں، بہرِ خُدا اب نکالیے
دریائے غم ہے برسرِ طوفان یا رسول (ﷺ)

ہے عاصیوں کو آپ سے اُمیدِ مغفرت
جس دم بپا ہو حشر کا میدان یا رسول (ﷺ)

جتنے نبیؑ ہیں، سب میں تمھی برگزیدہ ہو
تم ہو حبیبِ ایزدِ سُبحان یا رسول (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

پہنچا دے خدا مجھ کو اگر سوئے محمد (ﷺ)
تا زیست نہیں چھوڑوں گا میں کوئے محمد (ﷺ)

ہے مجھ کو یقیں، دور پریشانی ہو میری
گر دیکھ لوں میں خواب میں گیسوئے محمد (ﷺ)

شاعر ہیں خطا پر، جو اسے کہتے ہیں آزاد
ہے سرو غلامِ قدِ دلجوئے محمد (ﷺ)

آئینہ ہے دیدارِ خداوندِ جہاں کا
یا مصحفِ انور رُخِ نیکوئے محمد (ﷺ)

پہنچا دے مدینے میں انھیں جلد تو یا رب!
ہے جن کو شب و روز تگ و پوئے محمد (ﷺ)

مخلوق ہے سب خالقِ اکبر کی رضا جو
اور خالقِ اکبر ہے رضا جوئے محمد (ﷺ)

ہوتی نہ قیامت میں گنہگاروں کی بخشش
ہوتا نہ شفاعت پہ جو قابوئے محمد (ﷺ)

محشر میں حقیر اپنی یہ ہے عرض خدا سے
جنّت میں ملے تکیۂ پہلوئے محمد (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

رکھتی نہیں جو عشقِ رسالت مآب (ﷺ) روح
برباد ہو جہاں میں وہ خانہ خراب روح

ہے درگہِ خدا میں وہی مستجاب روح
جو روضۂ نبی (ﷺ) سے ہوئی فیض یاب روح

ہے حسرتِ طوافِ مزارِ شہِ عرب (ﷺ)
طیبہ میں جلد تر ہو کہیں باریاب روح

لیل و نہار ہجرِ نبی (ﷺ) سے ہیں بے قرار
پہنچے مدینے میں مری یا رب! شتاب روح

سائل ہوں جبکہ مجھ سے نکیرین یا نبی (ﷺ)
ساکت نہ قبر میں ہو، انھیں دے جواب روح

ہو روشنیٔ عشقِ نبی (ﷺ) ساتھ بعدِ مرگ
تاریکیٔ لحد کا نہ دیکھے عذاب روح

رکھتی ہے یادِ عارضِ گیسوئے مصطفیٰ (ﷺ)
کھاتی ہے تن میں شام و سحر پیچ و تاب روح

جب قافلہ مدینے کو جاتا ہے، دیکھ اسے
حسرت سے ہاتھ ملتی ہے پُر اضطراب روح

ہے آرزو مدینے میں جا کر مرے حقیر
ہندوستاں میں ہو نہ الٰہی خراب روح

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

جو مدّاحِ شہِ لولاک (ﷺ) ہُوں میں
تو مقبولِ خُدائے پاک ہُوں میں

گُلِ رُوئے نبی (ﷺ) کا گر نہ ہو عشق
تو مانندِ خس و خاشاک ہوں میں

بلندی پر نہ کیوں قسمت ہو میری
ثنا خوانِ شہِ افلاک (ﷺ) ہوں میں

شہِ روزِ جزا (ﷺ) کا اُمّتی ہوں
عذابِ حشر سے بے باک ہوں میں

ملے گا گوہرِ مقصُود مُجھ کو
کہ بحرِ نعت کا تیراک ہوں میں

بلا لو یا نبی (ﷺ) طیبہ میں مُجھ کو
نہایت ہند میں غم ناک ہُوں میں

عزیزو! مجھ کو سمجھو سُرمۂ چشم
محمد (ﷺ) کے قدم کی خاک ہوں میں

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

شکرِ حق، مَیں ہوں ثنا خواں احمدِ مختار (ﷺ) کا
وصف لکھتا ہوں ہمیشہ سیّدِ اَبرار (ﷺ) کا

شافعِ روزِ جزا (ﷺ) کا امّتی ہوں یا الٰہ!
دُور کر کھٹکا مرے دل سے، عذابِ نار کا

کیوں نہ ہو قرآں مرے پیشِ نظر شام و سحر
مُجھ کو سودا ہے نبی (ﷺ) کے گیسُو و رُخسار کا

مہر و مَہ کی روشنی سے کیوں نہ ہو روشن جہاں
عکس ہے اُن میں نبی (ﷺ) کے رُوئے پُر انوار کا

روزِ محشر، ہے یقیں، جنّت میں لے جائیں گے وہ
ہم کو تکیہ ہے حبیبِ ایزدِ غفّار (ﷺ) کا

باغِ دنیا ہے نظر میں میری بدتر خار سے
ہُوں میں بلبل مُصطفیٰ (ﷺ) کے وصف کے گلزار کا

صحّتِ کامل ابھی ہو اُس دلِ بیمار کو
گر ملے ساغر نبی (ﷺ) کے شربتِ دیدار کا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

یا رب! بسا ہے میرے دل میں خیالِ حضرت (ﷺ)
اپنے کرم سے دکھلا مجھ کو جمالِ حضرت (ﷺ)

کیا مرتبہ ہے پایا محبوبِ کبریا (ﷺ) نے
اللہ نے بڑھایا عزّ و جلالِ حضرت (ﷺ)

امّت کو میری یا رب! محشر میں بخش دیجو
اللہ سے یہی تھا ہر دم سوالِ حضرت (ﷺ)

سردارِ اصفیاؑ ہیں، خلقت کے رہنما ہیں
مقبولِ کبریا ہیں اصحابؓ و آلؓ حضرت (ﷺ)

تاثیر دی تھی حق نے یہ آپ (ﷺ) کے سخن میں
کفّار لائے ایماں، سُن کر مقالِ حضرت (ﷺ)

بھیجے جہاں میں حق نے ہیں سیکڑوں پیمبرؑ
لیکن ہُوا، نہ ہو گا کوئی مثالِ حضرت (ﷺ)

رُتبہ جو آپ (ﷺ) کا ہے، وہ حق ہی جانتا ہے
لکھوں حقیر میں کیا فضل و کمالِ حضرت (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

غم بہت دیتا ہے چرخِ ستم ایجاد مجھے
یا رسولِ دوسرا (ﷺ) کیجیے دل شاد مجھے

ہند سے اب تو مدینے میں بُلا کر شاہا (ﷺ)
کیجیے بہرِ خدا رنج سے آزاد مجھے

آپ کا چھوڑ کے در، جاؤں کہاں اے سرور (ﷺ)
یا نبی (ﷺ) کافی ہے بس آپ کی امداد مجھے

زائرو! روکو نہ تم، روضۂ حضرت (ﷺ) ہے یہ
خوب جی کھول کے کر لینے دو فریاد مجھے

بلبلِ گلشنِ نعتِ شہِ لولاک (ﷺ) ہوں میں
خوفِ گلچیں ہے، نہ کچھ دہشتِ صیّاد مجھے

"یا محمد (ﷺ)" مرے منہ سے نکلتا اُس دم
جبکہ درپیش کوئی آتی ہے افتاد مجھے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

جلو میں جس کے تھے رُوحُ الامینؑ خاص
وہی ہیں رحمتُ للعالمیں (ﷺ) خاص

خدا نے ختم کی ان پر نُبُوّت
وہی ہیں سرِ گروہِ مُرسلیں خاص

نہیں ہے انبیاءؑ میں کوئی ایسا
بجز احمد (ﷺ) احَد کا ہم نشیں خاص

مرے دل میں محبّت مصطفیٰ (ﷺ) کی
ازل کے روز سے ہے جاگزیں خاص

مرے لب پر ہو جاری نامِ احمد (ﷺ)
خداوندا! بوقتِ واپسیں خاص

مُنقّش جب سے ہے نعتِ محمد (ﷺ)
مرا دل بن گیا مثلِ نگیں خاص

سُنا کر نعتِ احمد (ﷺ) حشر میں ہم
خُدا سے لیں گے جنّت، ہے یقیں خاص

بلا لو یا نبی (ﷺ) روضے پہ مجھ کو
یہ ہے عرضِ حقیرِ کمتریں خاص

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

الم سے ہو گیا دل پارہ پارہ یا رسُولَ اللہ (ﷺ)
جگر پر چل رہا ہے غم کا آرا یا رسُولَ اللہ (ﷺ)

عنایت کی نظر کیجیے، حضوری میں بلا لیجے
جمال اپنا دکھا دیجے خدارا یا رسولَ اللہ (ﷺ)

گزارش کیا کروں خدمت میں، مجھ کو شرم آتی ہے
عیاں ہے تم پہ میرا حال سارا یا رسولَ اللہ (ﷺ)

گُنہگارانِ اُمّت جس قدر ہیں، سب یہ کہتے ہیں
شَفاعت کا تمھاری ہے سہارا یا رسولَ اللہ (ﷺ)

ازل کے روز سے ممدوحِ ذاتِ حق تعالیٰ ہو
تمھاری مدح کا ہے کس کو یارا یا رسولَ اللہ (ﷺ)

تمھارے روضۂ انور پہ پہنچوں، یہ تمنّا ہے
اگر میری طلب کا ہو اشارہ یا رسولَ اللہ (ﷺ)

گئے جب آپؐ منبر پر، لگا کہنے ستُوں رو کر
نہیں ہے آپ کی فرقت گوارا یا رسولَ اللہ (ﷺ)

تمھارے خالِ رُخ کا ہے تصوُّر دیدۂ دل میں
بلندی پر مرا چمکا ستارہ یا رسولَ اللہ (ﷺ)

ہُوئی فرحت اُسے حاصل، نجات اُس کو ملی غم سے
مصیبت میں تمھیں جس نے پکارا یا رسُولَ اللہ (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

نزولِ رحمتِ حق ہے میانِ محفلِ مولد
خداوندِ جہاں ہے قدر دانِ محفلِ مولد

ثنائے محفلِ میلاد کیونکر لکھ سکے انساں
فلک پر ہیں فرشتے مدح خوانِ محفلِ مولد

کہیں صَلِّ علیٰ سب سامعیں ذکرِ نبی (ﷺ) سُن کر
نہ بیٹھیں غافل اک دم عاشقانِ محفلِ مولد

یہ ثابت ہے کتابوں سے کہ خود تشریف لاتے ہیں
جنابِ سرورِ عالم (ﷺ) میانِ محفلِ مولد

الٰہی! یہ دعا بہرِ نبی (ﷺ) مقبول ہو میری
قیامت تک رہے نام و نشانِ محفلِ مولد

الٰہی! دین و دنیا کے مطالب اُن کے ہوں حاصل
جو آئیں صدقِ دل سے درمیانِ محفلِ مولد

یہی میری تمنّا ہے خدایا، تا دمِ مُردن
مرے لب پر رہے ذکر و بیانِ محفلِ مولد

فرشتے چرخ سے رحمت وہاں لے کر پہنچتے ہیں
جہاں پر دیکھ پاتے ہیں مکانِ محفلِ مولد

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

جو کہ مدّاحِ جنابِ شہِ ابرار (ﷺ) نہیں
اُس کی مانند زمانے میں کوئی خوار نہیں

حُور و غلمان و ملک، جنّ و بشر ہیں مشتاق
کون ہے آپ (ﷺ) کا جو طالبِ دیدار نہیں

حال سب میرا ہے محبوبِ خدا (ﷺ) پر روشن
کون کہتا ہے، وہ دانندۂ اسرار نہیں

واعظا! مجھ کو جہنّم سے ڈراتا ہے عبث
کیا شہِ روزِ جزا، احمدِ مختار (ﷺ) نہیں

ہُوں مَیں شیدائے گُلِ رُوئے رسولِ دوسرا (ﷺ)
مثلِ بلبل مرا دل مائلِ گلزار نہیں

مُنکرِ معجزۂ صاحبِ لولاک (ﷺ) جو ہیں
اُن کی تکفیر میں حُجّت نہیں، تکرار نہیں

یا نبی (ﷺ) مجھ کو ملے حشر میں دوزخ سے اماں
ایک بھی مجھ سا زمانے میں سیہ کار نہیں

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

آرزوئے سلطنت ہے اور نہ صولت کی ہَوس
ہے فقط مجھ کو مدینے کی زیارت کی ہَوس

دولتِ دیدارِ احمد (ﷺ) کر عطا یا رب مجھے
جاگزیں دل میں نہیں دنیا کی دولت کی ہوس

کان ہیں مشتاقِ گفتارِ رسولِ مجتبیٰ (ﷺ)
ہے مری آنکھوں کو ہر دم دیدِ حضرت (ﷺ) کی ہوس

ہے گلستانِ مدینہ جن کی آنکھوں میں بسا
وہ نہیں رکھتے ہیں ہرگز باغِ جنّت کی ہوس

سر سے پا تک ہوں غریقِ بحرِ عصیاں گرچہ مَیں
پر مکیں ہے دل میں میرے، حق کی رحمت کی ہوس

شافعِ روزِ جزا (ﷺ) نے حق تعالیٰ سے کہا
ہے مجھے بس بخششِ عصیانِ امّت کی ہوس

تھا نہ تنہا کبریا مشتاقِ دیدارِ نبی (ﷺ)
تھی فرشتوں کو بھی آنحضرت (ﷺ) کی رویت کی ہوس

ہیں ازل کے روز سے جو خاص محبوبِ خدا (ﷺ)
اے حقیر اب تُو بھی رکھ اُن کی محبّت کی ہَوس

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

ماسوائے مصطفیٰ (ﷺ) محبوبِ داور کون ہے
ہے خُدا مدّاح جس کا، وہ پیمبر کون ہے

یا نبی (ﷺ) ہے ذات تیری دُرِّ دریائے کرم
جُز ترے بحرِ رسالت کا شناور کون ہے

معدنِ جُود و سخاوت، حامئِ اُمّت ہیں آپ
بندہ پرور اور شفیعِ روزِ محشر کون ہے

جس نے جوشے کی طلب، حضرت (ﷺ) نے کی اُس کو عطا
کون ہے ایسا مخیّر، بندہ پرور کون ہے

بعدِ خلّاقِ جہاں یا شاہِ دیں (ﷺ) مخلوق میں
آپ کی ذاتِ مُقدّس کے برابر کون ہے

طُور پر پہنچے کلیمؑ اور چرخِ چارم پہ مسیحؑ
لامکاں تک جُز ترے پہنچا پیمبرؐ کون ہے

لُطفؔ اور کافیؔ سپہرِ نعت کے تھے مہر و ماہ
بعد اُن کے اے حقیرؔ ایسا سخنور کون ہے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

ہجرِ احمد (ﷺ) میں ستوں سرگرمِ نالہ ہو گیا
چوب کو دیکھو تو عشقِ شہِ والا (ﷺ) ہو گیا

ہو میسّر جس کو دیدارِ رسولِ کردگار (ﷺ)
اس کو بے منّت جمالِ حق تعالیٰ ہو گیا

ہے مجھے وردِ زباں نامِ شفیعُ المذنبیں (ﷺ)
زندگی بھر کے گناہوں کا ازالہ ہو گیا

قامتِ موزونِ محبوبِ خدا (ﷺ) کو دیکھ کر
باغ میں تعظیم کو خم سروِ بالا ہو گیا

جب شہِ چرخِ نبوت (ﷺ) نے کیا شق القمر
رُوئے روشن کے مقابل چاند ہالہ ہو گیا

بزمِ میلادِ نبی (ﷺ) میں جب پڑھی نعتِ نبیؐ
فرش سے تا عرش میرا بول بالا ہو گیا

مخزنِ نعتِ نبی (ﷺ) ہے ترا دیواں اے حقیرؔ
ہو مبارک، قصرِ جنّت کا قبالہ ہو گیا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

رنج و الم میں ہوں میں گرفتار، الغیاث
دیجے رہائی یا شہِ ابرار (ﷺ) الغیاث

فریاد لے کے جاؤں کہاں آپ (ﷺ) کے سوا
کوئی نہیں ہے میرا مددگار، الغیاث

مجھ کو ستا رہی ہے بہت گردشِ فلک
پاؤں نجات احمدِ مختار (ﷺ) الغیاث

میری دوا ہے شربتِ دیدار یا نبی (ﷺ)
ہوں میں تمہارے ہجر کا بیمار، الغیاث

عصیاں میں مبتلا ہوں، جہنّم کا خوف ہے
سُن لیجیے مری پئے غفّار الغیاث

جس دم تمہارے ہجر میں کرتا ہوں میں فغاں
بول اُٹھتے ہیں وہیں در و دیوار "الغیاث"

ہوں میں اسیرِ دامِ بلا، دیجیے اماں
جائے نہ یا نبی (ﷺ)! مری بیکار الغیاث

کس کو سُنائے حالِ دلِ زار اب حقیرؔ
جُز آپ (ﷺ) کے نہیں کوئی غم خوار الغیاث

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کوئی ارمان نہ نکلا مرے دل کا، افسوس!
روضۂ سرورِ عالم (ﷺ) کو نہ دیکھا، افسوس!

دیکھا اُس گنبدِ عالی کا نہ جلوہ، افسوس
حسرتیں آتی ہیں کیا کیا، مجھے کیا کیا افسوس

نیّرِ بخت نہ اب تک مرا چمکا، افسوس
خواب میں آپ (ﷺ) کا دیدار نہ دیکھا، افسوس

مَیں ہوں بیمارِ تپِ فرقتِ محبوبِ خدا (ﷺ)
دیکھ کے مجھ کو لگے کرنے اطبّا افسوس

جیتے جی گر نہ زیارت ہوئی طیبہ کی نصیب
تا لبِ گور کرے گا دلِ شیدا افسوس

زندگی پاؤں دوبارہ، جو وہ صورت دکھلائیں
دردِ ہجرانِ نبی (ﷺ) نے مجھے مارا، افسوس

مجھ کو لے جاتی نہیں جانبِ طیبہ تقدیر
ہوتی حاصل یہ نہیں میری تمنّا، افسوس

موت آ جائے مجھے عشقِ نبی (ﷺ) میں جو حقیر
پھر نہ ہو رنج و الم اور نہ اصلا افسوس

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا

دل میں ہر دم رہے حضرت (ﷺ) کا خیال اچھا ہے
آپ کا جو کہ ہُوا محوِ جمال، اچھا ہے

بدلے اکسیر کے گر خاکِ مدینہ مل جائے
سیم و زر سے یہ مرے واسطے مال اچھا ہے

سایہ طوبیٰ کا رہے تجھ کو مبارک، واعظ!
واسطے میرے مدینے کا نہال اچھا ہے

دوستانِ شہِ ابرار (ﷺ) سے اُلفت ہو مدام
دشمنوں سے جو رہے اُن کے ملال، اچھا ہے

وصفِ محبوبِ الٰہی (ﷺ) میں جو ہے میرا کلام
گر ہو مقبولِ خدا تو یہ مقال اچھا ہے

جو نہیں ہے سرِ گیسوئے محمد (ﷺ) کا اسیر
سر سے پا تک وہ گرفتارِ وبال اچھا ہے

صدمۂ ہجرِ نبی (ﷺ) اب نہیں اُٹھ سکتا حقیر
ہو میسّر جو مجھے اُن کا وصال، اچھا ہے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

نہیں ہرگز بتوں پر مبتلا دل
حبیبِ حق (ﷺ) پہ ہے میرا فدا دل

یہ گھر ہے خاص محبوبِ خدا (ﷺ) کا
بنا عرشِ معلّٰی ہے مرا دل

ضیائے شمعِ عشقِ احمدی (ﷺ) کا
ازل کے دن سے پروانہ بنا دل

ہے بیمارِ مسیحائے مدینہ (ﷺ)
طبیبوں کی کرے کیونکر دوا دل

اسے کیا کام شاہانِ جہاں سے
مگر احمد (ﷺ) کے در کا ہے گدا دل

مدینے کی طلب میں ہے شب و روز
نہیں رکھتا ہے جنّت کی ہوا دل

نہیں حُبِّ نبی (ﷺ) جس دل میں پیدا
نہیں ہرگز وہ مقبولِ خدا دل

جو دل عشقِ محمد (ﷺ) میں ہے سرشار
وہی ہے اے حقیرِ بے نوا دل

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

آنکھیں ہیں مری ان دنوں بیمارِ محمد (ﷺ)
یا رب! یہ طلب کرتی ہیں دیدارِ محمد (ﷺ)

جاؤں مَیں گدا ہو کے مدینہ کو خدایا!
بستر کروں اپنا تہِ دیوارِ محمد (ﷺ)

اک دم میں گئے چرخ پر، اک آن میں آئے
اے صلِّ علیٰ گرمئ رفتارِ محمد (ﷺ)

پہنچا انھیں لے کر وہ کہاں برق کی صورت
اللہ رے خاصیتِ رہوارِ محمد (ﷺ)

ساقی تو پلا مجھ کو مئے حُبِّ رسالت
دن رات رہوں جس سے مَیں سرشارِ محمد (ﷺ)

اقرار وہی کرتا ہے توحیدِ خدا کا
کرتا ہے بشر دل سے جو اقرارِ محمد (ﷺ)

اس اُمّتِ عاصی کے مددگار ہیں حضرت (ﷺ)
خلّاقِ دو عالم ہے مددگارِ محمد (ﷺ)

واقف ہیں وہ اسرارِ خداوندِ جہاں سے
اللہ ہے خود محرمِ اسرارِ محمد (ﷺ)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

ہم مدح خواں جنابِ حبیبِ خدا (ﷺ) کے ہیں
مقبولِ خاص بارگہِ کبریا کے ہیں

مہر و مہ و نجوم ہیں روشن جو چرخ پر
ذرّے یہ خاص نورِ نبی (ﷺ) کی ضیا کے ہیں

اہلِ بصیرت آنکھوں میں دیتے ہیں جا ہمیں
اس واسطے غبارِ درِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں

مطلب ہے کیمیا سے، نہ اکسیر سے غرض
ہم خاکسار کوچۂ خیرُ الوریٰ (ﷺ) کے ہیں

مدِّنظر ہے آنکھوں کو دیدارِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہم منتظر اسی لیے روزِ جزا کے ہیں

مرقد میں ہم یہ دیں گے نکیرین کو جواب
احمد (ﷺ) کے ہم غلام ہیں، بندے خدا کے ہیں

گو ہم گناہ گار ہیں محشر میں یا رسول (ﷺ)
امیدوار آپؐ کے لطف و عطا کے ہیں

ختمُ الرُّسُل، حبیبِ خدا، شافعِ اُمم (ﷺ)
القاب سب یہ بادشہِ انبیا (ﷺ) کے ہیں

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کیا مرتبہ ہو ہم سے بیاں ختمِ رُسُل (ﷺ) کا
سردار کیا آپ (ﷺ) کو اللہ نے کُل کا

دل میرا ہے سرشار مئے عشقِ نبی (ﷺ) سے
ساقی! نہیں محتاج ہوں میں ساغرِ مُل کا

پیارا ہے مجھے خارِ بیابانِ مدینہ
بلبل کی طرح میں نہیں شیدا کسی گُل کا

ابروئے محمد (ﷺ) کا رولا حشر میں لے نام
ہم جلد اُتر جائیں گے، کیا خوف ہے پُل کا

گمراہ جو تھے، اُن کو رہِ راست بتائی
یہ کھل گیا عقدہ کہ وہ ہادی ہے سُبُل کا

اخلاصِ محمد (ﷺ) سے مجھے آٹھویں پہر ہے
دن رات کروں وِرد نہ کیوں سورۂ قُل کا

تڑپا جو حقیر آہ تپِ ہجرِ نبی (ﷺ) میں
آوازہ گیا عرش تلک نالہ و غُل کا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

لکھا کرتا ہوں نعتِ سیّدِ ابرار (ﷺ) برسوں سے
مِرے دل میں ہے عشقِ احمدِ مختار (ﷺ) برسوں سے

نسیمِ طیبہ آ جائے، اُڑا کر مجھ کو لے جائے
اِسی اُمّید پر بیٹھا ہوں میں تیّار برسوں سے

سمجھ کر اُس کو محرابِ عبادت سجدہ کرتا ہوں
نظر میں ہے نبی (ﷺ) کا ابروئے خم دار برسوں سے

بوقتِ جاں کنی یا مصطفیٰ (ﷺ) سیراب کر دینا
مجھے ہے اشتیاقِ شربتِ دیدار برسوں سے

دیارِ مصطفیٰ دیکھوں، مزارِ مصطفیٰ (ﷺ) دیکھوں
الٰہی ہے مِرے لب پر یہی گفتار برسوں سے

خدا کے فضل سے مدّاحِ محبوبِ الٰہی (ﷺ) ہُوں
نبی (ﷺ) کی مدح کے لکھتا ہوں میں اشعار برسوں سے

بلا لیجے مدینے میں مجھے اب یا رسولَ اللہ (ﷺ)
کہ مَیں ہندوستاں میں ہُوں ذلیل و خوار برسوں سے

تپِ دردِ جدائی میں تمھارے یا نبیَ اللہ (ﷺ)
حقیرِ بے نوا ہے مُضطر و لاچار برسوں سے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

بندوں پہ جیسے رکھتے ہیں سب انبیاءؑ شرف
رکھتے ہیں انبیاؑ میں یُونہی مصطفیٰ (ﷺ) شرف

رکھتے ہیں سب جہاں پہ حبیبِ خُدا (ﷺ) شرف
معراج کا خُدا نے اُنھی کو دیا شرف

اوروں کو بھی خُدا نے کیے ہیں عطا شرف
پر سب سے مصطفیٰ (ﷺ) کو ملا ہے سوا شرف

چوتھے فلک پہ جا کے رہے حضرتِ مسیحؑ
آگے جو بڑھتے، کب اُنھیں حاصل یہ تھا شرف

خیرُ الاُمم خطاب جو اللہ نے کیا
برکت سے مصطفیٰ (ﷺ) کی یہ ہم کو ملا شرف

پہنچے حضورِ حق شبِ معراج مصطفیٰ (ﷺ)
تا کوہِ طُور جانے کا مُوسیٰؑ کو تھا شرف

خاکِ درِ رسول (ﷺ) ہے اکسیر سے فزوں
رکھتی کب اس کے سامنے ہے کیمیا شرف

ممدوحِ حق کا ہو گیا مدّاح اے حقیرؔ
شکرِ خُدا تو کر، یہ تجھے مل گیا شرف

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

دیکھ لیں گر آپ کا رُوئے منوّر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
مہر شرمندہ، خجل ہوں ماہ و اختر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

یُوں تو آنے کو بہت آئے پیمبرؑ یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہے مگر رتبہ تمھارا سب سے برتر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

دردِ ہجراں سے بہت ہوں زار و مضطر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
لیجیے مجھ کو بلا اب اپنے در پر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

راہِ دینِ حق نہ گمراہوں کو مل سکتی کبھی
تم اگر مخلوق کے ہوتے نہ رہبر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حق تعالیٰ ہے غفور اور تم شفیعِ عاصیاں
پھر ہمیں نارِ جہنّم کا ہو کیا ڈر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

گوہرِ مقصود سے دامن مرا بھر دیجیے
ہے تمھاری ذاتِ اقدس بندہ پرور یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

شکر، صد شکرِ خدا، ہیں آپ کی اُمّت میں ہم
کیوں نہ ہو سب اُمّتوں کو رشک ہم پر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

گرمیِ خورشیدِ محشر سے اماں دیجے ہمیں
آپ کا دامن ہو ہم پر سایہ گستر یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

نہ کیا حق نے مجھے اور کسی کا مدّاح
ہوں مگر روزِ ازل سے میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدّاح

مدحتِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) کافی ہے عقبیٰ کے لیے
کیا کروں ہو کے میں دُنیائے دُنی کا مدّاح

ایک دم میں مجھے کر دیں گے تونگر حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)
کوئی محتاج نہیں رہتا سخی کا مدّاح

تاب مخلوق کی کیا ہے جو کرے ان کی ثنا
جبکہ خالق ہو رسولِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدّاح

منحصر مال پہ کیا ہے، کہ مرا دل ہے غنی
میں شب و روز ہوں محبُوبِ غنی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدّاح

رات دن ہوں میں ابوبکرؓ و عمرؓ کا واصف
دم بدم رہتا ہوں عثمانؓ و علیؓ کا مدّاح

اے حقیر اُس کو قیامت میں ملے گی جنّت
جو کہ دنیا میں رہے آلِؓ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدّاح

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

اے صبا! لے چل مجھے محبوبِ یزداں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف
دل مرا مائل ہے طیبہ کے گلستاں کی طرف

زلفِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گر زیارت ہو نصیب
آنکھ اٹھا کر پھر نہ دیکھوں سنبلستاں کی طرف

ہے خیالِ مصحفِ روئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دل میں مقیم
رہتی ہے ہر دم نگاہِ چشم قرآں کی طرف

باغِ طیبہ جن کی آنکھوں میں بسا ہے، کہتے ہیں
کیا کریں گے جا کے ہم بستانِ رضواں کی طرف

ہوں پریشاں مَیں بہت زلفِ پریشاں کی طرح
یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھو مرے حالِ پریشاں کی طرف

جن کے دل کو ہے لگی یادِ لبِ لعلِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ نہ دیکھیں گے کبھی لعلِ بدخشاں کی طرف

جو کہ ہیں پروانہ ہائے شمعِ روئے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
رُخ نہیں کرتے ہیں وہ سروِ چراغاں کی طرف

پھر صدف میں منہ چھپا لے، آبِ خجلت میں ہو غرق
دیکھ لے گوہر اگر حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دنداں کی طرف

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

بہت احسان ہے مجھ پر خدا کا
بنایا مجھ کو شیدا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

اگر پیدا نہ ہوتے سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم)
نہ ہوتا کچھ نشاں ارض و سما کا

فرشتے لے کے رحمت آتے ہیں واں
جہاں ہو ذکر فخرِ انبیا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

لکھوں میں کس طرح مدحِ شہِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ ہے ممدوح ذاتِ کبریا کا

فزوں رتبہ ہے شاہانِ جہاں سے
شہِ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے در کے گدا کا

الٰہی جیتے جی رحمت سے اپنی
دکھا دے مجھ کو روضہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

جہنم سے ڈریں کیوں حشر میں ہم
وسیلہ ہے شہِ روزِ جزا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

خدا اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ماسوا اب
نہیں کوئی حقیرِ بے نوا کا

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا

محمد (ﷺ) کو خدا نے نور سے اپنے بنایا ہے
انھی کے نور کا سب خلق میں جلوہ دکھایا ہے

محمد مصطفیٰ (ﷺ) کا نام مجھ کو دل سے بھایا ہے
محبت ان کی، عشق ان کا، مرے دل میں سمایا ہے

نہیں روزِ قیامت کا ہمیں کچھ خوف، اے واعظ!
شہِ روزِ جزا (ﷺ) کا ہم گنہگاروں پہ سایہ ہے

کہا جبریلؑ نے ان سے شبِ معراج میں آ کر
چلو، عرشِ معلیٰ پر تمھیں حق نے بلایا ہے

گئے جس دم بہ پیشِ حق جنابِ سرورِ عالم (ﷺ)
سیہ کارانِ امت کو خدا سے بخشوایا ہے

نہیں محتاج وہ رہنے کا ہرگز دین و دنیا میں
درِ فیضِ محمد (ﷺ) پر جو سائل ہو کر آیا ہے

ملے گی اس کو جنت اور بچے گا نارِ دوزخ سے
جنابِ احمدِ مرسل (ﷺ) سے جس نے دل لگایا ہے

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

جس کو عشقِ حضرتِ خیر البشر (ﷺ) ہو جائے گا
حشر کے دن اس کا جنت میں گزر ہو جائے گا

نورِ احمد (ﷺ) جس کے دل میں جلوہ گر ہو جائے گا
وہ منوّر صورتِ شمس و قمر ہو جائے گا

جس مکاں میں ہو گی بزمِ مولدِ خیر الانام (ﷺ)
نورِ حق کے فیض سے روشن وہ گھر ہو جائے گا

قتل ہو جائے گا دم میں لشکرِ اعدائے دیں
اک اشارہ اُنؐ کے ابرو کا اگر ہو جائے گا

جو دعا مانگی خدا سے پڑھ کے حضرت (ﷺ) پر درود
لطفِ حق سے مقصد اس کا جلد تر ہو جائے گا

جو کہ منکر ہے شفاعت کا رسولِ پاک (ﷺ) کی
داخلِ نارِ سقر وہ بد گہر ہو جائے گا

اے حقیر اُس دم ملے گی رنج سے تجھ کو نجات
سوئے طیبہ جب ترا یاں سے سفر ہو جائے گا

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا

تم پہ یا مُصطفیٰ درود شریف — پہنچے لا انتہا درود شریف

پڑھ کے جو سوئے، خواب میں اس کو — دے نبیؐ سے ملا درود شریف

گر کرے وِرد اس کا کوئی مریض — دے مرض سے شفا درود شریف

چاہو گر تم، خدا کرے مقبول — پڑھ لو قبل از دعا درود شریف

ہے یقیں ہم کو، ہو گا محشر میں — خُلد کا رہنما درود شریف

جو پڑھے گا، اسے قیامت کو — نار سے لے بچا درود شریف

یا خدا! آرزو ہے صبح و مسا — ہو وظیفہ مرا درود شریف

اہلِ ایماں وہی ہیں اور دیں دار — پڑھتے ہیں جو سدا درود شریف

ہے یہ اُمید، جاں کنی کے وقت — ہو گا مُشکل کُشا درود شریف

جو محبّت سے اس کو پڑھتے ہیں — سُنتے ہیں مصطفیٰ درود شریف

یا الٰہی! پہنچ کے طیبہ میں — مَیں پڑھوں برملا درود شریف

وہ عبادت ہوئی خُدا کو پسند — جس میں شامل ہُوا درود شریف

یا الٰہی! حقیر کے مُنہ سے
نکلے صبح و مسا درود شریف

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

سب انبیاؑ میں ہیں وہی خیرُ الانام (ﷺ) خاص
نازل ہُوا ہے جن پر خدا کا کلام خاص

ہے جب سے واں قیامِ رسولِ انام (ﷺ) خاص
اُس روز سے مدینہ ہے دارُ السّلام خاص

پہنچے جو چرخ پر شبِ معراج مصطفیٰ (ﷺ)
سب مرسلوں کے آپؐ بنے تھے امام خاص

کلمہ میں اور اذان و اقامت میں یا نبی (ﷺ)
نام خدا کے ساتھ تمہارا ہے نام خاص

یا رب! بروحِ سرورِ دیں (ﷺ) صبح اور مسا
میری طرف سے بھیج درود و سلام خاص

خالق نے جب یہ چاہا، کرے خلق کا ظہور
نورِ محمدی (ﷺ) سے کیا اہتمام خاص

جاتی تھی جب کہیں کو سواری حضور (ﷺ) کی
رہتا تھا فرقِ پاک پہ ظلُّ الغمام خاص

معراج کس نبیؑ کو ملی آپ (ﷺ) کے سوا
کس کو ملا دَنَا فَتَدَلّٰی مقام خاص

لے چل مجھے اُڑا کے مدینہ کو اے صبا!
جُز تیرے اور کس سے کہوں مَیں یہ کام خاص

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

جس کو محبوبِ خدا (ﷺ) کا عشق حاصل ہو گیا
جنتُ الفردوس میں بے شک وہ داخل ہو گیا

احمدِ مختار (ﷺ) پر جس کا فدا دل ہو گیا
قُربِ خلّاقِ دو عالم اس کو حاصل ہو گیا

دین و دنیا کے مقاصد اس کے بر آئیں گے سب
محفلِ میلاد میں جو کوئی شامل ہو گیا

شاعری کے فن میں فیضِ سرورِ کونین (ﷺ) سے
نعت کہتے کہتے مَیں اُستادِ کامل ہو گیا

گیسوئے حضرت (ﷺ) کا سودا ہے مجھے جس روز سے
سورۂ وَالَّیل کا مَیں جب سے عامل ہو گیا

جب ہُوئے پیدا جہاں میں حضرتِ خیرُ البشر (ﷺ)
دینِ حق چمکا جو پنہاں کفرِ باطل ہو گیا

اے حقیر اُس کی عبادت ہو گی کب مقبولِ حق
یادِ محبوبِ الٰہی (ﷺ) سے جو غافل ہو گیا

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

کیا وصف لکھوں اس کا جو بطحا میں جواں تھا
ثانی کوئی اس کا نہ یہاں تھا، نہ وہاں تھا

حُورانِ جناں دیکھ کے شیدا ہُوئیں جس پر
وہ حُسنِ خداداد میں یکتائے جہاں تھا

مُوسیٰؑ تو گئے طُور پہ، وہ پہنچے وہاں پر
جس جا پہ خداوندِ جہاں جلوہ کناں تھا

جس وقت گئے سرورِ دیں (ﷺ) سیرِ جناں کو
حوروں میں وہاں صَلِّ عَلٰی وِردِ زباں تھا

وہ فرش کا موجب ہے، وہی عرش کا باعث
اور نور اُسی کا سببِ کون و مکاں تھا

کیا تمبر مہ و مہر تھی، آتے جو مقابل
اور نورِ خدا آپ (ﷺ) کے چہرے سے عیاں تھا

مَر جاؤں گا جب، خلقِ خُدا مجھ کو کہے گی
اک وہ بھی ثنا خوانِ شہنشاہِ زماں (ﷺ) تھا

کیا منہ ہے حقیر اپنا، کہیں نعت ہم اس کی
جو نائب و منعوتِ خداوندِ جہاں تھا

— صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

یہی ہے میری تمنّا خدا سے لیل و نہار
شرابِ عشقِ محمد (ﷺ) میں مَیں رہوں سرشار

نہیں ہے تاب، لکھوں مدحتِ شہِ ابرار (ﷺ)
کہ ان کا آپ ثنا خواں ہے ایزدِ غفّار

خدا کے خاص ہیں محبوب احمدِ مختار (ﷺ)
فضیلت آپؐ کو سب خلق پر ہے بے تکرار

پڑھوں جو دَیر میں نعتِ نبی (ﷺ) کے مَیں اشعار
تو بولیں بُت وہیں صَلِّ عَلیٰ پکار پکار

کیا ہے جس نے رسالت کا آپ (ﷺ) کی اقرار
ملے گا اس کو قیامت میں خلد کا گلزار

دیا تھا آپ (ﷺ) کو اللہ نے وہ خُلقِ عظیم
کہ جس کو دیکھ کے ایمان لاتے تھے کُفّار

گزر مدینے میں ہوتا تھا آپ (ﷺ) کا جس جا
مہکتے تھے وہیں خوشبو سے سب در و دیوار

ترے حبیب (ﷺ) کی یا رب! مجھے زیارت ہو
بہت دنوں سے مَیں ہوں اُن کے ہجر کا بیمار

خدا غفّار ہے، احمد (ﷺ) ہیں عاصیوں کے شفیع
حقیؔر کس لیے ہے تجھ کو خوفِ روزِ شمار

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا

رہتا ہے ہندوستاں میں دل مرا ہر دم اُداس
یا الٰہی! جلد پہنچوں روضۂ حضرت (ﷺ) کے پاس

قبر میں سائل ہوں جس دم مجھ سے مُنکَر اور نکیر
یا نبی (ﷺ) قائم رہیں اُس دم مرے ہوش و حواس

کیا ہی خوش تقدیر تھے حضرت اُویسِ باصفا*
صاحبِ لولاک (ﷺ) نے اُن کو دیا اپنا لباس

یا خدا! بہرِ نبی (ﷺ) مُشکل کُشائی کر مری
مَیں رہوں کب تک گرفتارِ عذابِ رنج و یاس

شافعِ روزِ جزا ہیں جبکہ محبوبِ خدا (ﷺ)
امّتِ عاصی کو اُن کی، کیا ہے دوزخ سے ہراس

دوستانِ دہر سے مجھ کو نہیں چشمِ فلاح
ہے مگر اُمّید حق سے اور محمد (ﷺ) کی ہے آس

بخش دیجو، ہے ثنا خواں دوست کا تیرے، حقیؔر
یا الٰہی! ہے تری درگاہ میں یہ التماس

التماسِ دعا

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لیے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والدِ گرامی راجا غلام محمدؒ (م ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء۔ پیر) اور میری والدۂ محترمہ نور فاطمہؒ (م ۱۹۔ اگست ۱۹۹۰ء۔ اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لیے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" کے مندرجات میں سے کوئی چیز پسند آ جائے تو اُن کی بلندی درجات کے لیے دعا کریں۔ شکریہ

ایڈیٹر

مارچ ۱۹۹۹ — نعتیہ تبرکات

عنقریب

تحفّظِ ناموسِ رسالت (اشاعتِ خصوصی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱

ماہنامہ نعت لاہور